صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 24 نومبر 2015ء بمطابق 11 صفر 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَسَارِعُوٓا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا ٱلسَّمٰوٰتُ وَٱلْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَO ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِى ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَO وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا۟ فٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلُوا۟ وَهُمْ يَعْلَمُونَ۔

(ترجمہ): اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو (خدا سے) ڈرنے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔ وآخِرُالدَّعوٰنا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، یہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: جناب افتخار مشوانی صاحب 24 نومبر؛ میڈم نسیم حیات 24 نومبر؛ مفتی فضل غفور 24 نومبر؛ میاں ضیاء الرحمان 24 نومبر؛ حاجی صالح محمد 24 نومبر؛ سردار ظہور 24 نومبر؛ سردار سورن سنگھ 24 نومبر؛ ملک شاہ محمد 24 نومبر؛ حاجی عبدالحق 24 نومبر۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 3، مولانا لطف الرحمان صاحب! پلیز پریولج۔

جناب لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میں نے اپنے ساتھ سٹاف میں پی آر او کی ڈیپوٹیشن کی ریکوزیشن سپیکر صوبائی اسمبلی کی منظوری کے بعد اسمبلی سیکرٹریٹ کے ذریعے محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن خیبر پختونخوا میں مسمی مشتاق خان ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن کی سروس اسمبلی سیکرٹریٹ ٹرانسفر کرنے کی ریکوزیشن بھجوائی جس سلسلے میں میں نے کئی بار سیکرٹری ہذا جناب علی رضا بھٹہ کو ٹیلیفون کئے اور ان سے بات کی اور انہوں نے مشتاق خان کی بطور پی آر او ڈیپوٹیشن پر Spare کرنے کی حامی بھر لی، کافی عرصہ گزرنے کے بعد میری اور سپیکر صاحب کی درخواست پر کوئی عملدرآمد نہیں کیا۔ چونکہ ڈیپوٹیشن پالیسی پورے ملک میں ہر محکمے سے رولز کے مطابق ہوسکتی ہے، یہ کوئی غیر قانونی کام نہیں جس کو بلاوجہ Regret کیا جائے اور اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے، اتنا بڑا ایوان، تمام صوبے کی نمائندگی کرنے والا ایوان جناب سپیکر! میری درخواست پر اسمبلی سکرٹریٹ نے اور آپ جناب نے منظوری دیکر ہم نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیجی اور اس کی کوالیفیکیشن اور ساری چیزیں ہم نے دیکھ کر یہ کام ہم نے یہاں سے منظوری کیلئے بھیجا جناب سپیکر! اور پھر آپ سے بھی بات ہوئی، آپ نے بھی فون پر ان سے بات کی اور

آپ کو حامی بھر لی کہ ہم یہ کام کر رہے ہیں اور ہم آپ کو یہ بندہ Spare کریں گے اور ڈیپوٹیشن پہ آپ کی اسمبلی میں بھیجیں گے۔ مجھ سے بھی فون پر بات ہوئی اور مجھے کہا کہ سپیشل آرڈر ہم کریں گے اور آپ کے پاس اسمبلی میں، جس طرح ہم سے ریکویسٹ کی ہے، ہم یہ بندہ بھیج رہے ہیں لیکن جناب سپیکر! مجھ سے بھی جھوٹ بولا گیا، جناب سپیکر! آپ سے بھی جھوٹ بولا گیا۔ آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں، اس پورے ایوان کو آپ چلا رہے ہیں، اگر اس طرح ہوتا ہے کہ بحیثیت لطف الرحمان نہیں، بحیثیت لیڈر آف اپوزیشن ایک ریکویسٹ گئی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے گئی جناب سپیکر! اور پھر آپ نے اس کی منظوری دی اور اس کے بعد وہ کیس Regret ہوتا ہے، حالانکہ ہمارے پاس لسٹ موجود ہے جناب سپیکر! کہ کتنے لوگ ایجوکیشن سے ڈیپوٹیشن پہ دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں گئے اور یہ کوئی پابندی نہیں ہے اس پہ اور پھر یہ فزیکل ایجوکیشن سے ایک بندہ اور یہ پہلے بھی منسٹرز کے ساتھ پی ایس رہ چکا ہے، ایسا کوئی مسئلہ نہیں اور آج بھی دوسرے محکموں میں یہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر یہ حال ہو اور احکامات اس طرح رد کئے جا رہے ہوں اور نہ ایوان کا، نہ اپوزیشن لیڈر کا، نہ سپیکر کا، اگر یہی حال رہا تو کس طرح ہم اس ایوان کو ایک پورے صوبے کا نمائندہ ایوان کہیں گے کہ جس کے احکامات کو اس طرح Regret کیا جائے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر!

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تو یہ میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو پریویلج کمیٹی کیلئے پیش کیا جائے اور اس کو جا کے پھر ہم اس میں Findings کریں۔

<u>جناب بخت بیدار:</u> جناب سپیکر صاحب! ما لہ یو منٹ را کړئ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یو منٹ، دا اوکړو نو بیا تاسو، دا نمټاؤ کړو نو، جی، جی لاء منسټر۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون):</u> بالکل ٹھیک دہ جی، زمونږه اعتراض نشته، دا هاؤس ته د Put شی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it.

ابھی جو کل ہم نے کہا تھا تو جعفر شاہ صاحب نے بات کی تھی، اس کے بعد بخت بیدار صاحب اور جو میرے پاس نام آئے ہیں، اس میں مسٹر زرین گل صاحب، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، حاجی عبدالمنعم صاحب، مسٹر محمد رشاد خان، مسٹر سلیم خان اور میڈم بی بی فوزیہ، ڈاکٹر امجد علی۔ تو نمبر بائی نمبر بات کریں۔ یہ بات شروع کریں، مولانا صاحب، اس کے بعد چونکہ انہوں نے کل شروع کی تھی تو پھر اس میں خاتمہ ہوا تو یہ بات شروع کریں۔ جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! کل میری بات ادھوری رہ گئی تھی، Thank you very much for giving me the Floor۔ کافی باتیں میں نے کل کی تھیں اس زلزلے کے حوالے سے اور وہاں سے شروع کر کے۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب!

26 اکتوبر 2015 کے ہولناک زلزلے پر بحث

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ اس طرح ہے کہ ہم روز، آئے روز دیکھتے ہیں اخباروں میں، میڈیا میں کہ لوگ احتجاجی مظاہرے کر رہے ہیں، خاصکر میں شانگلہ، چترال، دیر، سوات، بونیر ان کی مثالیں دوں گا اور Even بٹگرام اور الائی، تور غر بہت متاثر ہیں۔ سر! اس طرح ہے کہ بروقت حکومت نے جو امداد کا اعلان کیا، دو لاکھ روپے کے حساب سے مکمل تباہ شدہ مکانات کیلئے، دو لاکھ روپے سے جناب سپیکر! میں تو سمجھتا ہوں کہ واش روم بھی نہیں بن سکتا، اگر صحیح معنوں میں سوچا جائے تو اس سے تو واش روم بھی اور پھر جو جزوی طور پر جن مکانات کو نقصان پہنچا ہے تو ان میں سے میجارٹی جو ہاؤسز ہیں، وہ رہائش کے قابل نہیں ہیں اور کل بہت Shocking news میں سن رہا تھا کہ، خاص میں سوات کے حوالے سے سن رہا تھا، اپنے حلقے کے حوالے سے کہ وہاں سے لوگ Migrate کر رہے ہیں، وہ ہجرت پر مجبور ہیں کیونکہ ان گھروں میں وہ رہ نہیں سکتے اور وہ ہجرت کر رہے ہیں Plains میں، پنجاب اور ان علاقوں میں، تو یہ بہت بڑا المیہ ہو گا، اگر اس طرح کی صورتحال پیدا ہو۔ پھر جناب سپیکر، سروے کے حوالے سے روزانہ احتجاجی مظاہرے ہوتے رہے ہیں اور وہاں پہ اگر کوئی کمی ہے اور جو لوگ رہ گئے ہیں جن کے سروے میں Nepotism ہوئی

ہے یا جو بھی ہوا ہے، سیاسی بنیاد پہ ہوئے ہیں تو وہاں پہ دوبارہ سروے کروانے میں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی حرج نہیں ہے، دوبارہ جائیں اور ملیں، ان کو دیکھ لیں، اگر وہاں پہ نقصانات ہیں تو کیوں نہ ان کو اس لسٹ میں شامل کیا جائے جن کے جزوی تباہ ہیں یا جن کے مکمل تباہ شدہ مکانات ہیں؟ سپیکر صاحب! اس میں جو اہم بات دوسری ہے، وہ یہ ہے کہ مکانات کے ساتھ ساتھ انفراسٹرکچر کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ میں سکولز کی بلڈنگز کی مثال دوں گا کہ کافی سکولز ایسے ہیں کہ وہاں پہ بچے اب اندر پڑھنے خوف کی وجہ سے نہیں جا سکتے کیونکہ بلڈنگز بہت خستہ حال ہیں اور کسی وقت بھی گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے، تو وہاں پہ بچے ابھی Open air میں وہ پڑھنے پر مجبور ہیں اور ان کی پڑھائی بہت زیادہ متاثر ہو رہی ہے۔ پھر اس طرح کی سڑکیں، میں اپنے حلقے کی مثال دے دوں، مٹلتان کے سکول میں، ہائی سکول میں ہزاروں سٹوڈنٹس ہیں، آٹھ سو، نو سو، ایک ہزار تک اور وہ ابھی اوپن درخت میں بیٹھ کے وہ پڑھتے ہیں، تو وہ کیا پڑھیں؟ اس طرح جو سڑکیں ہیں، وہ بھی کافی لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے، اتروڑ کا، کالام اتروڑ روڈ، اس پہ مشکل سے ابھی گاڑی جا سکتی ہے، فوج نے کچھ مرمت کی ہے۔ اس طرح بحرین ویلی میں یا پنچے شانگلہ میں یا دوسرے علاقوں میں تو وہاں پہ سڑکیں بھی بہت زیادہ تباہ ہوئی ہیں۔ سپیکر صاحب، میں نے اپنی وساطت سے، میں نے اپیل بھی کی، میں اسلام آباد بھی گیا، میں نے میٹنگز بھی ان کے ساتھ کروائیں اور میٹنگز بھی کیں، اجلاس بھی میں نے کئے ہوئے ہیں، ان کو ریکویسٹ کی، انہوں نے کہا کہ آپ کی گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہمیں ضرورت نہیں ہے، مرکزی حکومت بھی کہتی ہے سر، صوبائی حکومت بھی کہتی ہے، حکومت وہاں پہنچ نہیں سکتی، وہاں پہ لوگ چیخ رہے ہیں۔ دوسرے جو رفاہی ادارے ہیں، ہم ان کو کہتے ہیں، آپ نہ آئیں تو ہم یہ، یہ کیا پالیسی ہے؟ جناب والا، پہلے جب بھی اس طرح کی آفات آئی ہیں تو ہم نے اپیل کی ہے، جو Humanitarian Assistance Organizations ہیں، وہ آئی ہیں اور انہوں نے اچھے کام کئے، خاصکر میں کہوں گا کہ Rehabilitation کے حوالے سے ورلڈ فوڈ پروگرام کا بہت بڑا نام ہے، وہ Cash for work, food for work لوگ اپنے مکان بناتے ہیں، ان کو دیہاڑی دیتے ہیں، ان کو مزدوری دیتے ہیں، ان کو مستری کے پیسے دیتے ہیں، تو اس سے ان لوگوں کا کافی حوصلہ بھی بڑھ جاتا ہے اور ان کے جو Rehabilitation کے کام ہیں، وہ بھی ہوتے ہیں۔ تو میں یہ پرزور مطالبہ کرتا ہوں حکومت سے کہ وہ

ادارے جو کام کرنا چاہتے ہیں، وہ حقیقی معنوں میں وہی Humanitarian Organizations ہیں اور اس صوبے میں موجود ہیں، اس ملک میں موجود ہیں، ان کو اجازت دے دیں کہ وہ آئیں اور وہاں پر کام شروع کریں۔ ابھی میں خود چیف سیکرٹری کے ساتھ، ان کو میں نے Written دیا ہوا ہے کہ ان علاقوں کو شامل کیا جائے۔ میں نے تو خیر سوات اور شانگلہ کیلئے لکھا تھا، میں مشکور ہوں کہ انہوں نے شانگلہ کو تو شامل کیا ہے اور ابھی وہاں پہ Rehabilitation کا وہ شروع کریں گے ورلڈ فوڈ پروگرام، اس کو پورے علاقے جتنے بھی متاثرہ اضلاع ہیں، وہاں تک اس کو توسیع دی جائے۔ سپیکر صاحب! ساتھ ساتھ یہ کہ میں سمجھتا ہوں کہ آفت زدہ ہم کسی علاقہ کو یا کسی متاثرہ علاقہ کو ہم کب قرار دیتے ہیں، اس کا Criteria کیا ہے؟ کیا یہ Criteria نہیں ہے کہ ہم ان علاقوں کو ملاکنڈ اور ہزارہ کے ان اضلاع کو جو بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں، کیا ہم ان کو آفت زدہ قرار نہیں دے سکتے کہ ہم کہہ دیں کہ ہم نہیں قرار دیتے؟ میرا پرزور مطالبہ ہے ہاؤس سے، میں سمجھتا ہوں کہ پورے جتنے بھی یہاں پر معزز اراکین تشریف رکھتے ہیں تو وہ میرا ساتھ دیں گے بھی اور آپ بھی میرا ساتھ دیں گے سپیکر صاحب، اس سلسلے میں کہ اس کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے، ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن کے جتنے اضلاع زیادہ متاثر ہیں، جتنی تحصیلیں زیادہ متاثر ہیں، جتنے علاقے زیادہ متاثر ہیں، ان کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔ سپیکر صاحب! ایک اور چیز، پی ڈی ایم اے کے حوالے سے اس طرح ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے اس قسم کی آزمائشیں ہمارے اوپر آتی رہی ہیں، اللہ مزید آزمائشوں میں ہمیں نہ ڈالے اور ہمیں معافی دے لیکن یہ ہے کہ ہم بحیثیت سٹیٹ، بحیثیت ریاست ہم نے تیار رہنا ہوتا ہے اور پی ڈی ایم اے اسلئے بنی ہے کہ اس طرح کے ڈیزاسٹرز ہوں تو ان کو فوری طور پر وہ ریسپانڈ کرے۔ میری یہ گزارش ہو گی حکومت سے کہ پی ڈی ایم اے کیلئے ہر بجٹ میں، اس چیز کو ہم بائی پاس نہیں کر سکتے، اس کیلئے ہم فنڈ مختص کریں اور اس کیلئے Readymade ان کے پاس فنڈ پڑا ہو اور جب اس قسم کے حالات آئیں تو پھر ان کیلئے ہمیں ادھر ادھر بھاگنا نہ ہو اور وہاں پر اتنی ہم Delay نہ کریں کہ وہاں پہ نقصانات مزید بڑھیں اور ہم بروقت وہاں پہ نہ پہنچ پائیں۔ تو یہ میری گزارش ہو گی حکومت سے کہ ابھی بھی، میں تو سمجھتا ہوں یہاں تک کہ جو ہماری دوسری مدات میں بجٹ ہم نے مختص کیا ہے، ان سے بجٹ ایلوکیٹ کر کے ان علاقوں میں خرچ کیا، Rehabilitation اور امدادی کارروائیوں میں کیونکہ یہ بہت بڑا المیہ ہے ہمارے اوپر، اس صوبے

کے اوپر۔ میری صوبائی حکومت سے، میری مرکزی حکومت سے اور جناب سپیکر صاحب! یہ کہ مرکزی اور صوبائی حکومت دونوں مل کے، اگر دونوں مل کے دولاکھ روپے دیتے ہیں تو میرے خیال میں یہ تو شرم کی بات ہے کیونکہ دولاکھ روپے سے تو میں نے جس طرح کہا کہ واش روم بھی نہیں بن سکتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب جعفر شاہ: تو کم از کم ان چیزوں کو مد نظر رکھ کر یہ میری گزارشات تھیں۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ بخت بیدار صاحب!

جناب بخت بیدار: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ ډیره زیاته مهربانی چې تاسو ما له اجازت راکړو او د دې زلزلې په آفت باندې جناب سپیکرصاحب! تاسو ته ښه معلومات دی چې په دې صوبه خدائے پاک پرودگار مختلف قسمه امتحاناتو لاندې په مونږ باندې تکلیفات راغلل۔ په 2005 کښې په هزاره کښې زلزله راغله او په ملاکنډ ډویژن کښې دهشتگرد راغلل، بیا آپریشن شروع شو، د هغې نه پس سیلاب راغلو او د هغې نه پس چې کوم دے نو دازلزله راغله۔ زما سپیکر صاحب، دومره تاسو ته درخواست دے چې که چرې بفرض محال په هغه ټائم کښې هزارې ته کوم پراجیکټ مقرر شوے وو د ډیویلپمنټ د پاره، د خلقو د کورونو د آبادئ د پاره، د سکولونو د پاره، د هسپتالونو د پاره او په هغې باندې اوس هم نیم په نیمه کار پاتې دے، چا مکمل نکړے شو، د دې حکومت نه زمونږ دا توقع وه چې دا به راشی، دا به معلومات اوکړی چې یره هغه پیسې چې راغلې وې، ډونرز رالیږلې وې، هغه پیسې چرته لاړې؟ دغه شان زمونږه په ټوله صوبه باندې دهشتگردی راغله او بیا خاصکر په ملاکنډ ډویژن باندې او بلها د ملک وسائل خو پریږدوه، بلها دهشتگردئ له بهر دنیا پیسې ورکړې، Even زمونږه مطلب د دې دوبئی ملکونو چې کوم مونږ له د آبادیدو د پاره کوم څه راکړی دی، اوس هم هغه سکولونه پاتې دی، هغه کالجونه پاتې دی، هغه هسپتالونه پاتې دی، زمونږ توقع وه چې دا حکومت راغے، دا به کم ازکم د هغې معلومات اوکړی چې دا پیسه چرته لاړه او ولې خرچ نشوې؟ نو ستاسو په تهرو باندې زما دا درخواست دے جی۔ دغه شان سیلاب راغلو او ډیره زیاته تباهي اوشوه په دې صوبه باندې او خاصکر په ملاکنډ ډویژن باندې، بیا چا حساب

کتاب اونکړو چې بهئ! دا پیسه چرته لاړه چې کوم بهر دنیا راليږلې وه، کوم د دې خپل ملک وسائل وو، هغه چرته خرچ شو؟ اوس دا زلزله چې راغلې ده، زه د وزیر اعظم پاکستان شکریه ادا کوم، خاصکر د پرویز خټک وزیر اعلیٰ صاحب هم شکریه ادا کوم، که څوک دا خبره په سیاست اړوی، زه ئے په سیاست نه اړوؤم، راغلی دی هرې ضلعې ته تلی دی، دوره ئے کړې ده او په خپلو سترګو ئے معلومات کړی دی خو دا خبره ئے ورسره کړې ده چې د دې زلزلې نه به سیاست نه جوړوؤ، دا زلزله به کم ازکم چې د چا اصلی نقصان شوے دے چې اصلی چا ته درد رسیدلے دے، څوک مړه شوی دی، څوک زخمیان دی، څوک اموات دی یا بفرض محال نور څه تکلیفات ورته رسیدلی دی، دا به د انصاف په بنیاد باندې کوؤ خو افسوس چې داسې اونشوه۔ زمونږ بابک صاحب پرون خبرې اوکړې، زه د هغه خبرې رد کوم نه خو چونکه خلقو باندې تکلیف دے ځکه مونږ دا تحریک التواء راوړې ده۔ دې له هم Need basis جوړ شوے دے، دې زلزې نه هم Need basis جوړ شو، زه د خپلې ضلعې خبره کوم، زه ستاسو په توسط پی ډی ایم اے ته وایم چې دې اسمبلئ ته د هغه ریکارډ فراهم کړی چې زما د ضلعې کومه سروے شوې ده۔ زه د افواج پاکستان شکریه ادا کوم خو دا سروے یو په Hurry کښې شروع ده، پینځه ورځې ئے ورله ټارګټ ورکړے دے او ډیره علاقه پاتې ده۔ دویمه خبره دا ده، زما دا درخواست دے چې کم ازکم تاسو ته دا پته اولګی، یو حلقه داسې ده، بله ورځ دیر کښې چې په هغې کښې پندره هزار کسانو ته Payment شوے دے، پندره هزار کسانو ته، یو زما حلقه داسې ده چې په هغې کښې ټوټل به یا اووه سوه یا دا، حالانکه ډیره زیاته مطلب دے چې کوم نقصان ما تاسو ته اووئیلو هغه شوے دے، زه دا وایم چې زما دا عرض دے، کم ازکم د دې اسمبلئ دې ممبرانو له د بریفنګ په دې زلزله باندې ورکړے شی، ستا په مخکښې پی ډی ایم اے او د نقصان جائزه د واخستې شی۔ زه د بابک صاحب او د جعفر شاه صاحب دا خبره مخکښې بیایم چې دیوال له ته یو لاکھ روپئ ورکوې او کور له ته دوه لکهه روپئ ورکوې نو اول خو پرې ته ځان له یو دیوال جوړ کړه د خټو ګټو په یو لاکھ روپئ نو زه به د اومنم۔ زه دا عرض کوم، بنه بلها پیسې راغلې دی او دا به هم مطلب دے د Need basis چې څنګه زمونږ

اے ډی پی جوړیږی، د هغې مخې ته به لکه چې څنګه روانه ده، هغه شان به اوشی۔ زما دا درخواست دے جی چې کوم مستحقین، د چا جائز نقصان شوے دے او مړه شوی دی، زخمیان شوی دی، د هغوی د کم ازکم، د دې حکومت نه زمونږ د انصاف توقع ده چې په انصاف باندې مطلب دے دا خبره مبنی اوشی او وزیر اعلیٰ صاحب او وزیر اعظم صاحب چې کوم خبره کړې ده چې دا به د سیاست نه بالاتر وی نو مونږ سره د په هغه پیمانه باندې خبره اوشی، په هغه پیمانه خبره پکار ده، په هغه پیمانه مونږ سره نه کوی۔ زه دا درخواست هم کومه، زمونږه مولانا صاحب نن استحقاق پیش کړو، زمونږه اپوزیشن لیډر او ټاسو ټول ایوان نه ئے رائے واخسته او لاړو پریویلج کمیټۍ ته، دوه نیم کاله شوی دی مختلف ممبرانو پریویلج موشنز پیش کړی دی د چا چا خلاف، ما ته تر اوسه پورې د هغوی جزا سزا نه ښکاری۔ زه دا عرض کوم دلته کښې جوډیشل کمیټی هم شته، هغه جوډیشری کمیټۍ سره قانون نشته، زما دا درخواست دے سپیکر صاحب! چې تر څو پورې چې تا د دې ممبرانو، د دې ایوان وقار نه وی برابر کړے، څوک ئے نشی برابرولې۔ شل ځله تاسو رولنګ ورکړو چې هلته به ټول سیکرټریان ناست وی، ټول به دا کسان ناست وی خو څوک پرې عمل نه کوی، تر څو پورې چې دې جوډیشل کمیټۍ ته خپل قانون نه وی ورکړے او چا ته سزا نه وی ملاؤ چې نن د لطف الرحمان صاحب، زمونږ عزتمند او اپوزیشن لیډر دے، د هغه استحقاق مجروح کیږی نو زه پکښې څه یمه، بل پکښې څه دے، بل پکښې څه دے؟ زه دا عرض کوم سپیکر صاحب، دا به ستا د پاره تاریخ لیکلے کیږی، دا به تاریخ دهراولې کیږی، لهذا ته د دې ایوان کسټوډین ئې او د هر یو ایم پی اے په سر باندې ته کم ازکم د عزت ننګ واخله، دا ستا لکه دغه دے۔ نن که مونږ ته بفرض محال بیوروکریسی نه ګوری، بل څوک نه ګوری، ټول کار په Status quo باندې ولاړ دے، ټولې دفترې په Status quo ولاړې دی، تیر کال خو مطلب دا دے چې ساټھ پرسنټ بجټ خرچ شوے وو، دا ځل به بیس پرسنټ نه خرچ کیږی او هیلې بهانې جوړیږی، د دې حکومت د فیل کولو کوشش شروع کیږی، مونږ چې تاسو سره قومی وطن پارټی راغلی یو، د دې د پاره راغلی یو چې کم ازکم مطلب

دا دے دا نور پہ بلیک میلنگ کښې رانشئ او مخ پہ وړاندې روان شئ۔ ډیرہ مهربانی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب چې کوم تجویز ورکړو، زہ بالکل د دې سرہ Agree کومہ او د دې د پارہ یو سپیشل کمیټی جوړوؤ د جوډیشل دغہ د پارہ چې کوم رولز دی چې هغہ دغہ کړی نو هغې کښې لاء منسټر او ورسرہ چې دے نو جعفرشاہ، جعفرشاہ صاحب، زرین ګل صاحب او میډم انسیہ زیب او بخت بیدار صاحب پخپلہ او نور بہ چې دے نو ډیپارټمنټ چې دوئ پندرہ دن کښې دننہ دننہ پہ دې باندې چې دے نو باقاعدہ میټنګ اوکړی او د دې هغہ پراسیس شروع کړی۔ زرین ګل صاحب!

جناب زرین ګل: محترم سپیکر صاحب! ډیرہ مننہ، ډیرہ شکریہ۔ محترم سپیکر صاحب! پانچ اکتوبر 2005 باندې چې کوم زلزلہ راغلې وہ، هزارہ لیکن تورغر ډیر زیات تباہ شوے وو او دې ځل لہ چې کومہ دا جهټکہ وہ، دا د هغې نہ سیوا وہ۔ زما دا خیال وو چې پہ هغہ مخکښنی ځل باندې دومرہ حالات خراب وو او ناګفتہ بہہ وو چې دې ځل لہ خو دا کچہ کوټې دی، غریزہ علاقہ دہ چې خدایہ پاکہ! خیر راپیښ کړې چې څومرہ تباهی بہ شوې وی؟ بهرحال پہ 26 اکتوبر چې ما دلتہ اولیدل چې پہ ایم پی اے هاسټل کښې چې کوم دے پاخہ بلډنګونہ چې دی د هغې نہ خښتې ارتاوې شوې نو د دې ځائې نہ سیدها روان شومہ، د شپې اورسیدمہ خپلې حلقې تہ، یویشت مړی دویشت مړی او پینځہ کم څلویښت زخمیان وو لیکن دا د هغې پہ حساب راتہ کم پہ دې ښکاریدل چې کلی چې کوم دے ټول تباہ حال وو او پہ غرہ کښې کچہ آبادی، د هغې نہ دوہ ورځې مخکښې باران شوے وو نو زہ حیران دا شومہ چې پکار خو دا وہ چې د زرګاؤ پہ حساب دا خلق مړہ وے لیکن ما تہ ئے دا اووئیل، او هغہ وہ دا وړومبنئ هلکا جهټکہ چې وہ، دا نرمہ، هغې یو دا خلق باخبرہ کړل، هغوی اووتل د کورونو نہ، نو خدائے پاک خلق بچ کړل۔ لائیوسټاک چې څہ وو، هغہ ټول تباہ شو، کورونہ لاړ تباہ شو۔ زہ دیکښې د پی ډی ایم اے، نرګس بی بی چې کوم دے بیا شکریہ ادا کوم چې د دې سرہ دوئ وئیل چې زہ هم ځمہ، نو ما وئیل چې تہ اوس، هلتہ بہ کوم ځائې زہ دغہ کومہ خو تہ دلتہ پہ ایبټ آباد کښې چې څہ ایمرجنسی کیږی نو ما

وئیل ته به ما سره رابطه کوي او ډپټي کمشنر سره، پی ډی ایم اے څه دغه رااولیږل، په هغه وخت کښې دستی، بله ورځ چونکه روډونه بند وو، بلاک وو، بیا سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ فوری هنګامی بنیاد باندې هغه روډونه موړونه کهلاؤ کړل۔ جناب سپیکر صاحب، زه ډیر وخت به نه اخلم خو بعضې ځایونه داسې دی چې هغه زه دغه کوم چې که څوک نوټ کوی، څوک نوټنګ کوی جی؟

جناب سپیکر: او دغه شته، عنایت خان لګیا دے او فرمان خان، دوئ نوټ کوی او دا به ریسپانډ کوی۔

جناب زرین گل: او، نو دا جی د تورغر شپاړس یونین کونسلې چې دی، په هغې کښې اووه اته چې دی، هغه خو ډیر Fully damaged دی، دا Damaged، په دیکښې یو'یوسی نمبر ون' ، په هغې کښې کنداوړ شیوه چې کوم دے ویلج کونسلې،'یوسی نمبر ټو' شنګل دار او کالج ویلج کونسلې،'یوسی نمبر تهری' عثمان خیل اشاړې ویلج کونسل،'یوسی نمبر چار' ګیټو پیزا ځنګیا ویلج کونسل،'یوسی نمبر پانچ' شاتل، دنه سورمنګی ویلج کونسل،'یوسی نمبر چھ' منګرئ کمیسر ویلج کونسل،'یوسی نمبر سات' نصرت خیل کنډاؤ وغیره، 'یوسی نمبر آٹھ' عربے محمدې جلبنګ وغیره۔ د هغې نه علاوه جی، زه دا تجاویز کومه چې مهربانی د اوکړی پی ډی ایم اے چې دے، دا تورغر چې دے، دا د ون بلین ایمرجنسی ریلیف په دیکښې د دا شامل کړی، نمبر ایک۔ نمبر دو مندرجه بالا اته یونین کونسلې چې دی، په دیکښې چې کوم متاثره مکانات پاتې دی، مهربانی اوکړئ، د هغې دوباره سروے اوکړی، سروے کمیټی چې ده، د ویلج دا سیکرټری ویلج کونسل، چیئرمین ویلج کونسل، پټواری، د هغوی نه د په بیان حلفی باندې چې کوم دے د هغوی سروے اوکړی او هغه د تسلیم کړی۔ نمبر چار، فوډ پیکجز، فلور بیګز، ترپالونه، ګیس سلنډرز، آئل برنرز، دا چې کوم دے پی ډی ایم اے زما هغه علاقې ته نه دی ورکړی-----

جناب سپیکر: میڈم! آپ اگر بریک میں دسکشن کرلیں تو بہتر ہوگا۔

جناب زرین گل: دا جی پی ډی ایم اے دا فوډ پیکجز، فلور بیګز، ترپالز، ګیس سلنډرز، آئل برنرز، د هغې وجه دا ده چې واوره وریږی، علاقه سړه ده،

بارانونه دی، مهربانی د اوکړی دا د دغه کړی. بیا د یو مهربانی اوکړی چې پی ډی ایم اے د په هره ضلع کښې یو Cell جوړ کړی، زه وایم چې د پی ډی ایم اے خپل Cell په ضلع کښې نشته نو پکار ده چې په هره ضلع کښې یو Cell جوړ شی. باقی چې کوم دے مهربانی اوکړئ د تورغر د متاثرینو د پاره هغه ټول کچه آبادئ دی او د لرګی کار دے نو مهربانی حکومت د چې کوم دے هغوی ته خصوصی پرمټې جاری کړی چې خلق خپل ځان له لرګې، د دې اجازت نامه د ملاؤ شی. نمبر سات چې کوم دے نو زمونږ چې اته ضلعې دی چې کوم متاثره دی، دا د آفت زده قرار کړے شی او نور پینځم اکتوبر 2005 باندې چې کومه زلزله شوې ده جی، اوسه پورېERRA هغه کارونه نیمګړی پراته دی، که هغه بی ایچ یوز وو، که هسپتال وو، که سکول وو، هغه پیسه د دې ځائې نه تلې وه ملتان ته، مهربانی د اوکړی دا حکومت د څه کوشش اوکړی، که د هغوی نه ئے واپس راغوښتې شی، که خپلې دغه کوی چې دغه سکولونه مکمل کړی. نهم چې کوم دے مهربانی د اوکړی دا لائیوسټاک چې کوم زمونږ تباه شوے دے، دا د چې کوم دے څه دغه د اوکړی چې په تورغر کښې د هغې دغه اوشی. ډیره مننه جی.

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ مولانا لطف الرحمان صاحب! لیڈر آف اپوزیشن۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اٹینشن پلیز، آرڈر۔ عاطف خان! وجیہہ الزمان صاحب! پلیز اگر آپ، مہربانی ہوگی۔ تھینک یو۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اس وقت ایک اہم بحث پر ایوان میں نمائندگان بحث کر رہے ہیں اور واقعی بات ہے کہ قدرتی آفات آتی ہیں اور نقصانات ہوتے ہیں۔ قدرتی آفات سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے لیکن کچھ فرض ہمارا بھی بنتا ہے اور انسانی معاشرے میں ہم نے ایک طریقہ کار، ترکیب، تنظیم بنائی ہوتی ہے، نظم وضبط سے جناب سپیکر! ہم چلتے ہیں اور پھر جو ہماری حکومتیں ہیں، ہمارے ادارے ہیں، اس طرح کی آفات آنے کے بعد جو مسئولیت ہمیں جناب سپیکر! ملی ہے تو اس مسئولیت کے ہم عوام کو بھی جوابدہ ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بھی جوابدہ ہوتے

ہیں اور اس طرح کی مشکل جب انسانیت پر آتی ہے تو ہمیں کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ ہم بالاتفاق معاشرے میں ایک ایسا رویہ پیدا کریں جناب سپیکر! کہ وہ منصفانہ ہو اور ہم اس تکلیف تک پہنچ سکیں اور اس کا مداوا جناب سپیکر! کر سکیں۔ پہلے تو ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم کیا اس طرح کے حالات جب پیدا ہوتے ہیں اور قدرتی آفات آتی ہیں تو کیا ہم اس کیلئے کوئی خاطر خواہ انتظام کر سکتے ہیں، کیا ہم نے اپنے لئے کوئی اس قسم کا ایک ادارہ بنایا ہے، اس کو ہم نے Full-fledge اس کو Facilitate کیا ہے؟ حکومت نے کیا اس کو Facilitate کیا ہے کہ وہ فوری طور پر ان آفت زدہ علاقوں میں جا کر اس کا سروے کر کے اور فوری طور پر ہم اس کو بحالی کی طرف جناب سپیکر! اگر لے جا سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آج تک ہم شاید اس میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں کہ ہم کوئی اس قسم کے ادارے بنا سکیں کہ جو کل کو فوری طور پر ہم ان نقصانات کا جائزہ لے کر ان نقصانات کا مداوا کر سکیں اور ان کو پورا کر سکیں۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کا اولین فرض یہی بنتا ہے کہ اس حوالے سے ہم کوئی اس قسم کا ایک بنیادی وہ بنا سکیں، سٹرکچر بنا سکیں جس پہ ہم کل کو کوئی تکلیف آتی ہے تو اس کو ہم فوری طور پر پہنچ کر اور ہم اس کا مداوا کر سکیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ ہمارے اپنے لوگ تبدیلی کے حوالے سے نعرے لگاتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی حکومتوں کو Status quo کے حوالے سے وہ ہر اس کانفرنس میں اور اس پبلک میٹنگ میں بار بار یہ دہراتے ہیں کہ جی پہلے جتنی بھی حکومتیں تھیں، وہ Status quo کا شکار تھیں اور کوئی کام نہیں کیا اور ہم نے کام کرنا ہے، تو جناب سپیکر! اولین ترجیح اس حوالے سے بنتی ہے کہ وہ اس حوالے سے کام کریں جناب سپیکر۔ دوسری جناب سپیکر، میں اس حوالے سے بھی کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب نے کانفرنس میں یا کسی پریس بریفنگ میں انہوں نے یہ کہا کہ جی ہمیں کسی بھی امداد کی ضرورت نہیں ہے، اگر کوئی کرنا چاہتا ہے تو ہم انکار نہیں کرتے لیکن ہمیں ضرورت نہیں ہے، تو جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کیسے جناب سپیکر! چلے گا اور مرکزی حکومت کوئی اوپر سے تو نہیں اتری، مرکزی حکومت اسی پاکستان میں حکومت کر رہی ہے جناب سپیکر! اور کیا ہمارا صوبہ اس حوالے سے اس مرکزی حکومت کے انتظام میں نہیں آتا؟ اگر ہم اس حوالے سے انکار کر دیں تو پھر تو پاکستان میں جو مرکزی حکومت ہے، اس کا کہیں بھی کوئی Role ہمارے سامنے تو نظر نہیں آرہا ہے کہ پھر وہ کسی بھی صوبے میں کوئی Role ادا کر سکے۔ تو ہمیں تو اس فوری نقصان

سے لوگوں کو نکالنے کیلئے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیئے تھا اور ہم اس علاقے میں پہنچتے جو ہمیں اصل جناب سپیکر! ہمیں ملا ہے۔ ہم نے میڈیا پہ یا جو کچھ ہم نے دیکھا ہے، وہ تاثر جناب سپیکر! یہ مل رہا ہے قوم کو کہ اگر وزیر اعظم جا رہا ہے تو وزیر اعلیٰ نہیں جا رہا اور اگر کوئی بات ہو بھی رہی ہے اس حوالے سے تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ ایک پیج پہ ان نقصانات کے حوالے سے کوئی ایک مؤثر Role جناب سپیکر! ادا کر سکیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی عجیب سی بات ہے کہ ایک تو آفت، ایک ہمارے اس علاقے میں اگر علاقہ آفت زدہ ہو گیا، زلزلہ آیا اور قدرتی آفات سے نقصانات پہنچے تو ہمیں ساری باتیں بھلا کر ہونا یہ چاہیئے تھا کہ متفقہ طور پر ہم آگے بڑھتے اور نقصانات کا صحیح تخمینہ لگا کر، یہ نہیں کہ جی دو لاکھ روپے ہم دے رہے ہیں، ایک لاکھ روپے دے رہے ہیں اور اس پہ وہ جو لوگ جو اس وقت مشکل میں جناب سپیکر! وقت گزار رہے ہیں اور ہم اس کا کوئی مداوا نہ کر سکے، ایک لاکھ اور دو لاکھ سے ہم کیا ان کا مداوا کر سکتے ہیں جناب سپیکر؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک بالاتفاق ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے تھی کہ ہم بجائے اس کے کہ ہم ان کا مداوا کر سکیں، ہم اس وقت سیاسی جلسوں پہ بڑے بڑے، اور سیاسی جلسے کر رہے ہیں اور اس میں ہم بہت ساری باتیں کر رہے ہیں اور بہت سارے دعوے کر رہے ہیں لیکن صورتحال اس طرح ہے کہ ہم اس طرف توجہ نہیں دے سکے۔ جو قدرتی آفت کی وجہ سے علاقے متاثر ہوئے ہیں، گھرانے، ہزاروں گھرانے متاثر ہوئے جناب سپیکر! اور ہزاروں افراد جناب سپیکر! متاثر ہوئے لیکن اس کو ہم خاطر خواہ توجہ جناب سپیکر! نہیں دے سکے۔ میں جعفر شاہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ وہ اچھے مسائل، معاشرے کے اچھے مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس پہ بات ہوتی ہے، بڑی اچھی باتیں، کل بھی ان کا ایک کوسچین آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ اس زلزلے کی وجہ سے جو سکولز جناب سپیکر! تباہ ہو گئے ہیں اور اس کی Rehabilitation فوری طور پر ہونی چاہیئے اور فوری طور پر اگر ہم وہ سکیمز بناتے ہیں تو پھر ہم ان بچوں کو اس طرف لا سکتے ہیں کہ ان سکولوں میں ان کو ایجوکیشن دے سکیں ورنہ آج کی اس سردی اور اس ٹمپریچر میں ہم ان کو تعلیم نہیں دے سکتے۔ جناب سپیکر! تعلیم ہم تب ہی دے سکیں گے کہ ہم وہ ادارے دوبارہ بنا سکیں جو زلزلے کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ زلزلہ ہمارے جنوبی اضلاع میں تو نہیں آیا جناب سپیکر! الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کو بچایا ہے لیکن جناب سپیکر! وہاں ہمارے، مشتاق غنی صاحب کا پرسوں میں بیان دیکھ

رہا تھا اخبار میں کہ وہ کہتے تھے، انہوں نے لکھا ہے، ہم آئیڈیل کالجز بنانا چاہتے ہیں اور ہمارے ڈی آئی خان میں مفتی محمود پبلک سکول اینڈ کالج ہے اور وہ متاثر ہو رہا ہے ہمارے ایجوکیشن کے منسٹر کے زلزلے سے جی، اور ایک سال جناب سپیکر! ہو گیا ہے کہ اس کو پرنسپل نہیں مہیا کیا جا رہا، چار چار پرنسپلز ہوتے ہیں، ایکٹنگ چارج دیا جاتا ہے اور اگر کوئی پرنسپل ٹرانسفر ہوتا ہے تو اس کی جگہ کوئی دوسرا آتا ہے تو پھر اس کو چارج دیا جاتا ہے اور صورتحال یہ ہے کہ وہ سکول جو 100 کنال پہ اور شہر کے وسط میں اور آئیڈیل وہ سکول اور کالج ہے، صرف اس وجہ سے اگر متاثر ہو رہا ہے کہ وہ مفتی محمود کے نام سے ہے تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی دو تین دن پہلے آپ کے لیڈر نے جلسے میں مفتی محمود کی شخصیت کا اعتراف کیا ہے تو کم از کم آپ اس حوالے سے اس کو دیں اور اس ادارے کو اگر، یہ تو ہماری قوم کے بچے وہاں پہ پڑھ رہے ہیں، ہم نے ایک آئیڈیل ادارہ بنایا ہے، کالج بنایا ہے، ایم ایم اے کے دور میں بنایا ہے جناب سپیکر! اگر اس کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے کہ ایک سال سے اس کا پرنسپل نہ آ رہا ہو اور اس کی جو روزمرہ صورتحال دوسری طرف آ رہی ہے تو کل کو ہم کہیں گے جی، یہ تو حکومت پہ بوجھ ہے اور پھر ابھی اس کالج اور سکول کو بند کر دینا چاہیئے۔ جناب سپیکر! یہ وہ ایجوکیشن کی ایمرجنسی ہے؟ یہ وہ ایجوکیشن کی طرف جو ہے ہم انقلاب لانا چاہتے ہیں؟ اگر یہ صورتحال ہو اور جناب سپیکر! آپ کے کہنے کے اوپر، آپ کے کہنے پر، آپ کے چیمبر میں بیٹھ کر ہم نے دو تین دفعہ یہ چیز ڈسکس کی ہے اور ہم نے کہا کہ یہ ایک ضرورت ہے اور انتہائی اشد ضرورت ہے کہ ہم اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو یہ ادارہ تباہ ہو جائے گا، تو میں چونکہ بحث تو ہمارے زلزلے کے اس حوالے سے تھی مگر جناب سپیکر! یہ بھی ایک اہم بات تھی، اس کا تذکرہ آیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں فوری طور پر پی ڈی ایم اے نے ہمیں ایک وہ بھیجا ہے کہ ہم نے کیا کیا دیا ہے؟ لیکن جو میڈیا میں جو کچھ آ رہا ہے، وہ کافی نہیں ہے جناب سپیکر! ہمیں اس پہ توجہ دینی چاہیئے، حکومت کو توجہ دینی چاہیئے تاکہ ہم اس علاقے کو دوبارہ بحال کر سکیں، اس کی زندگی جو ہے جس طرح چل رہی تھی، اس کو ہم دوبارہ بحال کر سکیں۔ اس کی تعلیم جس طرح چل رہی تھی، اس کو ہم دوبارہ بحال کر سکیں۔ اس کے صحت کے اگر ادارے متاثر ہوئے ہیں تو اس کو ہم دوبارہ اسی طرح جناب سپیکر! بحال کر سکیں۔ دعوں سے اور باتوں سے بات نہیں چلے گی، عملی طور پر ہمیں دکھانا ہو گا اور یہ ہمارا مشترکہ مسئلہ ہے، یہ نہیں میں کہنا چاہتا کہ یہ اس حکومت کی بات ہے، یہ ہم تمام یہاں

پہ اسمبلی میں ممبران بیٹھے ہیں اور یہ آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، احساس آپ کو دلانا چاہتے ہیں کہ یہ جو متاثرہ علاقہ ہے، اس کو دوبارہ ہم بحال کر سکیں۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ اب میں بیس منٹ کیلئے بریک دیتا ہوں نماز اور چائے کیلئے، مہربانی ہو گی کہ بیس منٹ کے اندر اندر جو ٹائم ہے، اس کے مطابق تاکہ، بیس منٹ کیلئے بریک دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

صاحبزادہ ثناءاللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! دا صاحبان راشی، کښېنئ نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس کښېنا ستل، Concerned سینیئر منسټر صاحب ناست دے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډېره مهربانی، شکریه چې تاسو په دې اهم او ضروری مسئله باندې ما له هم وخت راکړو۔ جناب سپیکر، په شپږیشتم تاریخ چې دا کومه زلزله راغلې ده نو د خیبر پختونخوا د ټولو نه زیاته متاثره شوې ضلعې د ملاکنډ ډویژن سره تعلق لری۔ جناب سپیکر، دوه بجې تقریباً زلزله شوې وه، مونږ د حکومت په دې یوه خبره شکریه ادا کوؤ چې په هسپتالونو کښې ئے د ایمرجنسی اعلان اوکړو او په هسپتالونو کښې ئے، د نورې صوبې خو راته ډېره پته نشته دے خو د دیر په حواله به دا خبره اوکړم چې په دیر کښې ډاکټران موجود وو او په هغه وخت کښې چې څه مناسب وه د هغه زخمیانو د پاره جناب سپیکر، خپله چندې خلقو اوکړې او پخپله باندې خلقو هغه خپلو مریضانو له دوایانې ورکړې دی خو ګیله د وزیر صحت صاحب نه مې شته چې زما د حلقې تقریباً یوولس مریضان چې هغوی ډېر سیریس وو، هغوی پېښور ته راوړے شو او د حیات آباد میډیکل کمپلیکس په ارتھوپیډک وارډ کښې داخل وو، جناب سپیکر! دا د زلزلې د دویمې ورځې خبره وه ځکه چې په اولنئ ورځ باندې اووه شپېته مریضان د تیمرګرې ډی ایچ کیو هسپتال کښې وو، یوولس زما د حلقې سیریس مریضان هغه پېښور ته شفټ شو خو جناب سپیکر! په دریمه ورځ د شپې په یوولس بجې چې زه راغلم نو هغه

خلقو ته هیڅ څه شے نه وو ملاؤ شوے ، ټولو خلقو پخپله باندې پخپلو پیسو باندې دوایانې راؤړې نو د هغه هسپتال مشر ته چې ما ټیلیفون اوکړو، هغه پخپله باندې تشریف راؤړو او هغه خبره هغه پخپله باندې ایډمټ کړه چې اؤ دا کوتاهی زمونږ نه شوې ده خو جناب سپیکر! خیر دے دا زمونږ د دې ملک داسې روایات دی چې مونږ ته همیشه فکر وروستو راځی خو جناب سپیکر! د Assessment د پاره او د دېDamages د پاره او د دې کورونو ورانیدو د پاره چې کوم طریقه کار وضع شو، په نورو ضلعو کښې چې هر څه وو خو په اولنی وخت کښې زما په دې حلقه کښې چې هلته اے سی صاحب وو نو اولنۍ فیصله په دې اوشوه چې لیوی او د پولیس کسان به ځی او دا به انکوائری کوی، نو بس ټولو خلقو درخواستونه هغوی له راؤړل او درخواستونه به ئے جمع کول، پروفارمې وې او درې پروفارمې وې جی او پروفارمه د پی ډی ایم اے د طرف نه چې کومه وه نو په هغې کښې د ایم پی اے Representative هم وو۔ دویمه پروفارمه چې راغله، هغه بل شان وه، بیا په اخره کښې دریمه پروفارمه راغله نو بیا هغوی وئیل چې د مقامی حکومت نمائنده، تحصیلدار او د سی اینډ ډبلیو او د فوجی نوم شامل وو خو جناب سپیکر! اولنۍ پرفارمې په زرګونو باندې ډهکې شوې وې۔ نن هم د تحصیلدار واړئ او د اے سی واړئ په دفتر کښې هغه پروفارمې پرتې دی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! مبالغه نه کوم، حقیقت دا دے چې اوس هم په دې اسمبلۍ کښې ناست ووم، ټیلیفون راتلو چې مونږ پروفارمې راوړی دی، سبانئی اخرنئی ورځ ده، تحصیلدار صاحب په دفتر کښې موجود نه دے۔ جناب سپیکر، زه پخپله باندې د ډپټی کمشنر، د عنایت الله خان ګورې مشکور یم، زما حلقې ته که نه دے راغلے خیر دے خو نور زما خیال دے چې په ټوله ضلع کښې او په ټوله صوبه کښې به ګرځیدلے وی خو په دیر کښې خو مې کتلے دے چې هلته ګرځیدو، د دوئ او زمونږ په مینځ کښې هلته ناسته هم اوشوه۔ د وزیر اعظم صاحب مشکور یو چې هغه هلته راغے، د وزیر اعلیٰ صاحب ډیر مشکور یو چې راغے خو د راتلو ئے جناب سپیکر! ما ته څه فائده نه ښکاری او هغه داسې چې وزیر اعلیٰ صاحب راغے نو وزیر اعلیٰ صاحب ته ما صرف دا یو ریکویسټ اوکړو چې جناب وزیر اعلیٰ صاحب! زمونږ د خلقو چونکه

د غریزې علاقې سره تعلق دے، دا کوم تصویر چې تاسو وایئ چې د دې پروفارمې سره د د دې وران شوی کور تصویر وی، په اولنئ پروفارمه کښې لازم نه وه، په دویمه پروفارمه کښې دا لازم نه وه، په دریمه پروفارمه کښې فوجیانو وئیل چې اؤ دا لازم دے۔ د هغې زه صرف یو مثال پیش کوم چې د ډپټی کمشنر آفس ته او د دیر بریګیډ کمانډر چې ځوک دے، د هغه دفتر ته چې کله دا اته سوه درې څلویښت پروفارمې لاړې نو جناب سپیکر! د هغې سره چې کوم تصویرونه لګیدلی وو نو فیصله په دې اوشوه چې دا تصویر کښې ښه نه ښکاری چې دا کور وران شوے دے، ځه مونږ خو غریب خلق یو جی، مونږ سره کومې کیمرې هغه وخت کښې موجود وې، په یو یو تصویر باندې جناب سپیکر! پینځه پینځه سوه روپئی کیمره مینانو د خلقو نه اخستې دی او په اته سوه درې څلویښت پروفارمو کښې جناب سپیکر! 224 صرف د تصویر په وجه منظور شوې او دا نورېReject شوې۔ زما جی دا درخواست دے جناب سپیکر! چې د دغه چې کوم Assessment شوے دے، کومه انکوائری شوې ده، الله ګواه دے چې مستحقینو ته لا تر اوسه پورې ګورې حق نه دے تلے، یو بیس پرسنټ به وی او اسی فیصد خلق اوس هم داسې دی او جناب سپیکر! دا ولې داسې اوشوه؟ کوم خلق چې مستحق وو، د هغوی کورونه وران شوی وو، هغوی د خپلو کورونو او د سامانونو په غم باندې وو او جناب سپیکر صاحب، کوم چې وزګار وو، هغوی له اول د ټولو نه مخکښې او هغه ورونړو ته پته ده، نوم ئے اخستل هم مناست نه دی چې هغوی خپلې مخکښې راؤړې، اوس هم دا حالت روان دے، زه د اے سی دفتر ته جناب سپیکر صاحب! نه ځم او ځکه نه ځم چې هغه کوم کردار ادا کړے دے، د دې متاثره خلقو سره چې کوم ظلم زیاتے شوے دے، شپږ ګهنټې جناب سپیکر! زه هم په روډ ناست ووم او زما د علاقې عوام په زرګونو خلق هم، جناب سپیکر صاحب! دا خبره هم نه ده چې زه په اپوزیشن کښې ووم نو زه ناست ووم جناب سپیکر! ستا د اقتدار پارټئ د پاکستان تحریک انصاف ټول کارکنان او مشران هم زما سره په روډ باندې ناست وو او خبره صرف په دې باندې وه جناب سپیکر! چې کوم سامان د پی ډی ایم اے د طرف نه راغلے وو، په اولنئ ورځ پنځوس خیمې راغلی وې او دوه ورځې پس خیمې بیا دوه سوؤ ته اورسیدې۔

جناب سپیکر، زما په حلقه کښې چې څومره این جی اوز دی او چرته بهر نه څوک راغلی دی او کوم Assessment ئے کړے دے، د هغې مطابق څلور زره کورونه زما په حلقه کښې وران شوی دی خو جناب سپیکر! پی ډی ایم اے چې کوم ریلیف رالیږلے دے، د پی ډی ایم اے د طرف نه چې کوم ریلیف ملاؤ شوے دے دیر بالا ته چې زما په یو حلقه کښې څلور څلور نیمه زره کورونه وران دی جناب سپیکر، نو هغه د دې سره بالکل برابر دی ځکه چې پی ډی ایم اے والا دا تسلیم کړې ده چې په دیر بالا کښې12 هزار 683 کورونه وران دی خو جناب سپیکر، هغې ته چې کوم ټینټونه لیږلی شوی دی نو هغه ټینټونه چې دی نو هغه تین هزار 400 دی او دا خو مشهور متل دے وائی " د میرات ملیزی دولس ځامن خو خامخا وی" جناب سپیکر صاحب، زه حیران دې ته یم چې دولس زره او شپږ سوه او درې څلویښت کورونه وران شوی دی او خیمې ورله درې زره څلور سوه ځی، نو زما حلقې ته خیر دے ځکه چې هغوی خو ووټ ما له راکړے وو، نو هغوی ته 970 خیمې ملاو شوی وے او جناب سپیکر! کوم اوړه چې ورته ملاؤ شوی وو، سل بیګه اوړه راغلی دی د شل کلو سل سل تروړې اوړه، د شل کلو او لس کلو اوړه پنځوس تروړې، جناب سپیکر صاحب! دوه کلو دال راغلے دے، دا پیکج وو او دوه کلو چینی راغلې ده۔ جناب سپیکر! زما خو دا خیال دے چې د دې امداد ورکولو نه نه ورکول بهتر وو۔ غل خو به خپل څه غم کړے وی او شکر دے چې کړے ئے دے جی ګنې که د دې حکومت په طمع شوی وے نو خدائے شته چې د ولږې نه به دا خلق مړه وو۔ جناب سپیکر صاحب! یو عرض کومه او درخواست کوم او هغه دا دے چې هلته کومه بې انصافئ باندې انکوائری شوې ده، یک طرفه شوې ده، جناب سپیکر صاحب! یوه ماشومه د اووه کالو چې نازیه بی بی د هغې نوم دے، د کارپاټ د ابلې د یونین کونسل نهاګ وه، هغه وفات شوې وه، جناب سپیکر! نن هم د هغې پلار ما ته ټیلیفون اوکړو چې هغه چیک ما ته نه ملاویږی، جناب سپیکر! چیک ورته ملاؤ شوے دے، ما په خپل لاس ورکړے دے، د یونین کونسل سیکرټری نن هم د هغې د مرګ تصدیق نه کوی، وائی لاړ شه چې چا له دے ووټ ورکړے دے نو وائی د هغه نه تصدیق اوکړه۔ جناب سپیکر! دا خو ډیره د افسوس خبره ده، قران کښې الله فرمائی " يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ

لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ۔ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ" وائی هغه ولې وائې چې کوې ئے نه، په زړه کښې مو نشته، خدائے وائی چې ما ته دا ډیره ناخوښه خبره ده۔ جناب سپیکر صاحب! زه به دا یو عرض اوکړم، که د تقریر د پاره دلته خبره کوؤ، که خبره کوؤ او عملدرآمد پرې نه کیږی نو جناب سپیکر صاحب! زما خو دا خیال دے چې د دې نه بیا دا د چوک یادګار دا چوک به ښه وی چې هلته لاړ شو او زړه تش کړو ځکه دلته که تقریرونه اوشی خو ریزلټ به ئے څه وی؟ جناب سپیکر، زما دا درخواست دے چې دوباره د دا انکوائری اوشی او غیر جانبداره د اوشی۔ مونږ په فوج باندې ګورې جناب سپیکر صاحب! ټهیک ټهاک دا وایو چې د فوجی کردار هلته ښه برابر وو، هلته ټهیک ټهاک وو خو جناب سپیکر صاحب! د انتظامیې کردار ښه نه وو۔ زه دا عرض کوم چې کوم افسرانو په دیکښې غفلت کړے دے او زمونږ په دې حالت کښې دوئ ناروا کړې ده، زیاتے کړے دے۔ جناب سپیکر! اے سی صاحب به په یوولس بجې د کور نه راتلو، په لس بجې به د کور نه راتلو، په دفتر کښې به کښیناستو او دوه بجې به بیا پاڅیدو، تلو به۔ جناب سپیکر صاحب، زه ورپسې کور ته تلے یم، کور کښې مې راپاڅولے چې جناب راشه اے سی صاحب! د خلقو سره لږ کښینه خو جناب سپیکر صاحب! کمشنر صاحب ته مې اووئیل، ډپټی کمشنر ته مې اووئیل، یو درخواست چې وزیر اعلیٰ صاحب راتلو نو هغوی ته مې هم لیکلې وو، وزیر اعظم صاحب ته مې هم لیکلې وو چې د هغې سرکاری اهلکارانو نه ټهیک ټهاک تپوس اوکړئ ځکه چې تاسو ترینه تپوس اونکړئ نو زما خیال دے هسې نه الله رب العزت بیا ستاسو نه تپوس اوکړی۔ جناب سپیکر صاحب، د کومو حالاتو نه چې نن دیر تیریږی، د ژمی سیزن دے، خیمې خو پریږده، کمبلې ئے رالیږلی دی، دلته ما د پی ډی ایم اے دا لسټ کتلو، په دیکښې جناب سپیکر! کمبلې ئے لیکلی دی چې مونږ دیر بالا ته کوم کمبلې لیږلې دی، په دیر بالا کښې په دې وخت کښې چې هغوی دا کوم فوډ پیکجز لیکلی دی، دوئ دا لیکی 1150 فلور بیګز 981، او فلور میټس، چټایانې، دولس نیم زره کورونه په یو دیر کښې وران شوی دی او دوئ لیکی چې200 چټایانې مو ورله ورکړی دی نو په چټایانو باندې به څه اوکړو چې کمبل، یو کمبل په څلویښت کسه باندې جناب سپیکر! رسی نو زه وایم چې دا انتهائی د

دې قام سره مذاق وو بالکل، دا ده چې ریلیف وائی چې زر رسیدلے دے نو زر به نه رسیدو، زر خو به ځکه رسیدو چې دوه سوه د کمبلې وې او سل د خیمې وې نو په یو ټرک کښې ځائیدې (تالیاں) او بیا به رسیدو۔ زه دا عرض کوم، دا درخواست کوم جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زه دا عرض کوم جناب سپیکر صاحب! چې دوه لکهه روپئ نن چې دا کوم کورونه وران شوی دی، د هغې ملبه پرې هم نه اخوا کیږی جناب سپیکر! د هغې کهدائی پرې هم نه کیږی، نو زما دا عرض دے، زما دا درخواست دے چې دا اسمبلی د یو قرارداد پاس کړی چې خلقو ته چې دا کوم څیز دے، دا ډیر کم دے، ډیر قلیل دے، دا خو د اوښ په خله کښې د زیرې مثال دے جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سلیم خان، اس کے بعد۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زما جی دا عرض دے، زما دا درخواست دے چې دا انکوائری چې کومه ده، دا کومه چې لګیا ده، دې له د تاریخ کښې توسیع ورکړے شی ځکه چې د اوسه پورې ګورې چې په دیکښې جناب سپیکر صاحب! سبا نه او بل سبا مونږ سبانئی ورځ ایښودې ده، 25 تاریخ مونږ ته ډپټی کمشنر هم وئیلے دے، ما هلته کمشنر صاحب ته هم وئیلی وو، د صوبې مشرانو هم وئیلی وو چې مونږ به د دې25 تاریخه پورې ټول چیکونه کلیئر کوؤ خو جناب سپیکر صاحب! دا سې خلقو پکښې هم چیکونه اخستی دی چې د هغوی د کور نه څه کمر هم نه دے لوئیدلے او کوم چې مستحق دی جناب سپیکر صاحب، هغوی تر اوسه پورې د دې۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ جی۔ سلیم چترالی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زما جی دا عرض دے چې مونږ سره سبانئ ورځ ده، که دوئ مستحقینو خلقو ته څه شے ملاؤ نشو نو جناب سپیکر، په 26 تاریخ به زه ټهیک ټهاک خپلو خلقو سره په دیکښې احتجاج کوم۔ دا د تحریک انصاف خلق به هم اوځی، د پاکستان پیپلز پارټئی او د پاکستان مسلم لیګ او زه خو وایم چې د جماعت اسلامی خلق به هم ان شاء اللّٰه و تعالیٰ رااوځی۔ نو زه وایم چې ځان ته

مسئله مه پيدا کوئ جناب سپيکر صاحب! او تهيک تهاک د دې خلقو په زخمونو باندې مالګې مه اچوئ، په دې پېټۍ اولګوئ۔ زه ستاسو ډېره شکريه ادا کوم۔
وآخِرُ الدَعْوَانا أنِ الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: سلیم چترالی!

جناب سلیم خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اس اہم موضوع پہ بولنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر صاحب! اس سال کا جو زلزلہ تھا، ایک بہت بڑی آفت تھی اور اس کی وجہ سے پورا صوبہ جو ہے متاثر ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک اس طرح کی آزمائش ہمارے اوپر دوبارہ نہ لائے۔

جناب سپیکر: آمین۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر صاحب! اس زلزلے کی وجہ سے یقیناً صوبے کے تمام اضلاع جو ہیں، وہ متاثر ہو چکے ہیں مگر جو سب سے زیادہ متاثرہ ضلع ہے اس صوبے کے اندر، وہ ضلع چترال ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زلزلے کا مرکز جو تھا، وہ کوہ ہندوکش تھا اور کوہ ہندوکش کے جو پہاڑ ہیں، وہ چترال کے اندر ہیں اور افغانستان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور اس زلزلے کی وجہ سے جناب سپیکر! چترال کے اندر سروے کے مطابق جو Reported نقصانات ہیں، اس کے مطابق تقریباً کوئی تیس تینتیس کے قریب قیمتی جانیں شہید ہوئیں اور تقریباً ساڑھے چار ہزار گھر جو ہیں، وہ مکمل تباہ ہو چکے ہیں اور 16 ہزار گھر جو ہیں، وہ Partially damage ہو چکے ہیں اور جناب سپیکر، چترال آپ کو پتہ ہے، آپ خود بھی تشریف لیکر آئے تھے، ہم آپ کے مشکور ہیں، جس وقت وہاں پر سیلاب آیا تھا، آپ، چیف منسٹر صاحب اور عمران خان صاحب نے بذات خود چترال کا دو دن کا دورہ کیا تفصیلی اور اس وقت جو چترال کا حال بنا تھا سیلاب کی وجہ سے، آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے اور جناب سپیکر! اس کے بعد جو دوسری آفت ہمارے اوپر آئی، وہ زلزلے کی صورت میں آئی اور اس کی وجہ سے جو رہی سہی وہ جو تھی، انفراسٹرکچر یا لوگوں کے جو گھر تھے، وہ مکمل تباہ ہو چکے ہیں۔ جناب سپیکر! میں اس فلور آف دی ہاؤس پہ خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں جناب وزیراعظم صاحب کا، جناب وزیراعلیٰ صاحب کا، کور کمانڈر صاحب کا، ہمارے وزراء صاحبان کا، کمشنر ملاکنڈ کا، ضلعی انتظامیہ کا اور چترال سکاوٹس کا۔ جناب سپیکر، اس دفعہ جو کوئیک ریسپانس ہوا، ہم نے کبھی پہلے تاریخ میں نہیں دیکھا تھا، جو زلزلے کے بعد جو کوئیک ریسپانس ہوا، حقیقت جو ہے اس کو ہم نہیں چھپا سکتے۔ Immediately یقیناً

یہاں سے چترال ٹینٹس پہنچانا بہت بڑی بات تھی، میں شکریہ ادا کرتا ہوں پی ڈی ایم اے کا، این ڈی ایم اے کا، چترال، جو وہاں پر تھوڑی بہت سٹاک تھی، اس کے بعد (تالیاں) وہاں پہ جی راتوں رات ٹرک کے ذریعے ٹینٹس پہنچائے گئے اور جو Blankets تھے، جو ان کے پاس Available تھے، وہ پہنچائے گئے اور وہ لوگوں میں تقسیم ہوئے اور باقی ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کی گئی اور لوگوں کو Treatment دے دی گئی اور جو لوگ بالکل وہاں پر ان کی Treatment نہیں ہو رہی تھی، ان کو مطلب ہیلی کاپٹر، آرمی کے ہیلی کاپٹر نے پشاور پہنچایا اور یہاں پر ان کا علاج ہوا اور ان کی جان بچ گئی۔ اس کیلئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں صوبائی حکومت کا، پی ڈی ایم اے کا، سب کا، اور دوسری بات سر، وہاں پہ سیلاب سے جو علاقہ ہمارا متاثر ہو چکا ہے، انفراسٹرکچر ہمارا تباہ ہوا تھا، جو لوگوں کے گھر تباہ ہوئے تھے، ان لوگوں کیلئے جو معاوضہ ملا ہے، وہ بہت لیٹ کر دیا گیا، اس کے اوپر بہت افسوس ہے، چار مہینے بعد ان کو گھروں کی بحالی کیلئے معاوضے ابھی دیئے گئے کیونکہ شروع میں یہی ان کے ساتھ Commitment ہوئی تھی کہ جدھر بھی جلدی ہو سکے ان کے گھروں کو بحال کریں، یہ چیز جو ہے آئندہ نہیں ہونی چاہیئے اور سیکنڈری سر! جو وہاں پہ سروے ہو چکا ہے، جس طرح ہمارے سارے دوستوں نے کہا کہ سروے بہت جلدی میں ہوا اور سروے کیلئے جو ٹائم فریم دیا گیا تھا، وہ بہت قلیل تھا، خاصکر میں چترال ڈسٹرکٹ کے حوالے سے بات کروں گا کہ چترال اس صوبے کا پانچواں حصہ ہے، بیس فیصد حصہ ہے رقبے کے لحاظ سے، تو پانچ دن میں پورے چترال کو Cover کرنا یہ ناممکن بات تھی۔ جو ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے کوشش کی اس میں اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا سٹاف تھا، اس میں آرمی کے لوگ تھے، اس میں لوکل جو آدمی تھے تو وہ شامل تھے اور سب نے کوشش کی مگر اس کے باوجود بھی سر، آدھے لوگ جو ہیں، وہ ابھی تک رہ چکے ہیں، وہ بار بار فریاد کر رہے ہیں، ابھی جو Date رکھی گئی ہے 25 نومبر تک سارے چیکس ڈسٹری بیوٹ ہوں گے، اس کے بعد کوئی کیس Entertain نہیں کیا جائے گا۔ اس وجہ سے جناب سپیکر! بہت بڑی پریشانی ہے لوگوں میں، جن لوگوں کے گھر ابھی تک سروے کے اس میں نہیں آئے ہیں، وہ لوگ پریشان ہیں، وہ بار بار ہمیں Approach کرتے ہیں اور یہی پریشانی کے عالم میں ہیں کہ ان کو ابھی تک کوئی معاوضہ نہیں ملا، نہ ان کو ٹینٹ ملا ہے، نہ ان کے گھر سروے کے اس میں، نہ Partially damaged میں، نہ Fully damaged میں ہیں۔ سر! جو فگر ابھی چترال کا

ہمارے سامنے آیا ہے، وہ نصف کے برابر بھی نہیں ہے، آپ یقین کریں سر! کہ چترال میں کم از کم میرے حساب سے 40 ہزار سے اوپر گھر جو ہیں، وہ یا Partially damage ہو چکے ہیں یا Fully damage ہو چکے ہیں۔ تو سر، اس ہاؤس کی وساطت سے میری گزارش ہو گی حکومت سے کہ سروے کا جو ٹائم فریم تھا، اس کو بڑھا دیا جائے، ایک دفعہ Re survey کیا جائے تاکہ جو لوگ رہتے ہیں، ان کو اس کا معاوضہ حکومت سے جو بھی ملتا ہے، کم ملتا ہے زیادہ ملتا ہے، کم از کم ان کو یہ سروے کے اندر لا کے ان کو یہ معاوضہ دے دیا جائے تاکہ لوگ جو ان کو سپورٹ گورنمنٹ کی طرف سے ملتی ہے، وہ اپنے گھروں کو دوبارہ بحال کر سکیں، ان کے ساتھ حکومت کی طرف سے سپورٹ ہو جائے۔ ہاں یہ بات یقینی ہے کہ جو سپورٹ ہے، Partially damaged کیلئے ایک لاکھ روپے اور جو Fully damaged کیلئے دو لاکھ روپے، یہ بہت قلیل ہے، وہ تو اس مہنگائی کے دور میں اس سے دو باتھ رومز بھی نہیں بن سکتے۔ تو گزارش یہی ہے فیڈرل گورنمنٹ سے بھی اور صوبائی حکومت سے بھی، کہ معاوضے کو کم از کم ڈبل کیا جائے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ مہربانی کریں جی، آپ لوگ تھوڑا اسمبلی کو آرڈر میں رکھیں پلیز، تو یہ مہربانی کریں جی۔ جعفر شاہ صاحب! آپ تو ماشاءاللہ بہت سینیئر پارلیمنٹرین ہیں تو کوشش کریں کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سلیم خان</u>: اور یہ اسمبلی اگر مہربانی کرکے، میری دوستوں سے گزارش ہے، اس میں سر! میری گزارش یہی ہے کہ اس کو دوبارہ دیکھ لیا جائے۔ دوسرا سر! میری گزارش یہی ہے کہ ہمارے ہاں وہاں کے جو پہاڑی علاقے ہیں، وہاں پہ لوگوں کا دار و مدار مال مویشی پالنے پہ ہے، لائیو سٹاک پہ ہے تو ہمارے ہاں تقریباً 80 پرسنٹ جو مویشی خانے ہیں، وہ Damage ہو چکے ہیں، ان مویشی خانوں کو اس سروے کے اندر نہیں لایا گیا ہے، ان کو یہی کہا جا رہا ہے کہ پی ڈی ایم اے کی طرف سے ہمیں یہ حکم ہے کہ صرف گھروں کا معاوضہ دے دیا جائے گا، باقی کوئی معاوضہ اس میں نہیں ہے۔ تو Kindly جو مویشی خانے جو Damage ہو چکے ہیں، ان لوگوں کو بھی Compensate کیا جائے جن کے مویشی خانے مکمل ملیامیٹ ہو چکے ہیں۔ تیسرا سر! جو مویشی وہاں پہ اس زلزلے کی وجہ سے ان کی Death ہو چکی ہے، وہ مر چکے ہیں، تقریباً ہزاروں کی تعداد میں سر! ان کا معاوضہ بھی اس میں نہیں ہے، اس میں بھیڑ بکریاں ہیں، گائے ہیں، لوگوں کا واحد

ذریعہ انکم وہی ہے تو میری گزارش یہی ہوگی کہ جو مال مویشی لوگوں کے اس زلزلے کی وجہ سے وہ تباہ ہو چکے ہیں، مر چکے ہیں، ان کو بھی سر! اس میں لایا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب سلیم خان: سپیکر صاحب! میری ایک گزارش اور ہے کہ یہ پی ڈی ایم اے کی طرف سے، ہمیشہ جب یہ آفات آجاتی ہیں تو پی ڈی ایم اے کے پاس اپنا کوئی ہیلی کاپٹر نہیں ہوتا ہے، ان قدرتی آفات سے مقابلہ کرنے کیلئے، آرمی سے ریکویسٹ کرتے ہیں، آرمی کے بعد پھر ان کو پتہ نہیں کب تک ہیلی کاپٹر ملتا ہے؟ تو میری گزارش یہ ہے کہ کم از کم پی ڈی ایم اے کے پاس ایک Standby ہیلی کاپٹر ہونا چاہیئے تاکہ اس طرح ایمرجنسی کی صورت میں مریضوں کو ریسکیو کرے، اس طرح ایمرجنسی کی صورت میں مختلف جگہوں میں پہنچ سکے، یہ بہت لازمی ہے سر۔ دوسرا سر! جو آفت زدہ علاقے ہیں، خاصکر جو ہمارے پہاڑی علاقے ہیں، ان علاقوں میں سر، کم از کم یہ ریسکیو 1122 کا جو دفتر ہے، وہ کھول دیا جائے۔ پشاور کے اندر چند اضلاع کے اندر ہیں مگر جو پہاڑی علاقے ہیں، ہمارے ان علاقوں میں بھی یہ ریسکیو 1122 کا آفس کھول دیا جائے۔ میں چیف منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ وہ جب سیلاب آیا تھا، چترال میں ہمارے ساتھ Commitment کی تھی، چترال میں آکر خود انہوں نے اعلان کیا تھا مگر وہ چیز ابھی تک تو اس کے اوپر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا ہے، تو گزارش یہی ہوگی کہ چترال میں ریسکیو 1122 کا جو ہے، وہ آفس کھولا جائے۔ تیسرا سر! ایک-----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ میں شاہ فرمان صاحب کو موقع دوں گا، میں چاہتا ہوں کہ اس پہ جو ڈسکشن ہے، اس کو Continue رکھیں اور Next day میں-----

ایک رکن: ابھی تو وقت بہت کم ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی ٹائم پندرہ منٹ ہمارے پاس ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک نمائندہ بول لے۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر! میں ایک منٹ، صرف ایک بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، چترالی صاحب! آپ مختصر کریں، پلیز۔

جناب سلیم خان: سر! اس زلزلے کی وجہ سے بہت سارے سکولز اور ہسپتال اور دوسرے سرکاری دفاتر جو ہیں، وہ Damage ہو چکے ہیں۔ سر! سیلاب میں 2010 میں بھی سکولز Damage ہو چکے تھے اور ابھی تک وہ Restore نہیں ہو سکے چترال کے اندر، تو میری گزارش یہی ہو گی، یہاں منسٹر ہیلتھ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں منسٹر ایجوکیشن بیٹھے ہوئے ہیں تو سکولوں کا فوری طور پر، ان کی Assessment ہو چکی ہے، فوری طور پہ ان کی ری کنسٹرکشن کر دی جائے تاکہ ہمارے بچے جو ہیں، وہ آسمان تلے ہیں۔ Thank you so much Sir, thank you۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! میرے خیال میں چونکہ آپ وفاقی حکومت کے نمائندے ہیں اور آپ خود بھی یہاں پر بولیں گے تو آپ کے پاس بھی فگرز ہونے چاہئیں، کوئی آپ نے فگرز لئے ہیں ادھر سے؟ آپ نے کوئی فگرز لئے ہیں تو آپ اگر، میں Friday کو آپ کو موقع دوں گا اور آپ کے پاس پورے فگرز ہوں تو اچھا ہو گا۔ تو میں گورنمنٹ کے نمائندے کو عنایت خان! آپ بات کر لیں، اس کے بعد میں اس کو Continue رکھتا ہوں۔

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت): جناب سپیکر! صرف دو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو دیتا ہوں۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: صرف دو منٹ جی۔

جناب سپیکر: اچھا دو منٹ تو دو منٹ کا مطلب دو منٹ، پلیز۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ خبرې خو دوئ اوکړې خو تاسو ته دا وایم چې یره کومه زلزله چې راغله، د ټولو نه زیات نقصان شانګلې ته رسیدلے دے او هغه په ریکارډ دی۔ 49 پکښې مړی دی، 181 پکښې زخمیان دی او 4500 کورونه Damaged دی، نو زه تاسو ته دا وایم چې یره دیکښې تاسو دا دوئ چې کومه خبره کوی چې یره لږ د سروے ټائم د ورکړے شی، دا انتهائی ضروری دے۔ زه وایم چې کوم کسانو ته دوه دوه لاکهه روپئ دا هیڅ شے نه دے، کمې دی خو دیکښې عوامو ډیرې وړې دی لکه غیر ضروری او غیر مستحق خلقو وړی دی، دیکښې دا ټائم لږ ورکړئ او نور خو سر، تاسو اوګورئ چې پرون بابک صاحب یو خبره کوله چې

تیر حکومت کبنې، تیر حکومت کبنې ایک لاکھ 75 هزار وې، 2005 کبنې چې وه، هغه هم په قسطونو کبنې وې چې 25 هزار ئے راکړی وے، چا چې راکولې نو هغه مونږه خوړلې وے، بیا 50 هزار مو ترې راوړې، بیا به سیمنټ نه وو، دا روپئ هسې خلقو خوړلې دی۔ دې پیره حکومت یقین اوکړئ یکمشت (تالیاں) یکمشت روپئ ورکړې دی۔ په 26 تاریخ زلزله شوې ده او په 29 تاریخ ما خپل ټوله شانګله کبنې چیکونه تقسیم کړی دی، کومې ته چې پیدل تلل وو نو تلے یم، بیا مطلب دے ګاډی کبنې تلی یو، بیا چې کوم ځائې د ګاډو نه وو، ما ټیلیفون کړے دے، په هغه ټائم هیلی کاپټر راغلے دے او زه هر ځائې ته په هیلی کاپټر کبنې تلے یم۔ مطلب دے چې هغوی ته، خلقو ته ریلیف ډیر بنه ملاؤ دے خو یو خبره کوم چې دا ټینټونه زمونږ جی دا ډیر زیات واړه دی او دیر هغه ایم پی اے صاحب خبره اوکړه، زمونږ کښې ډیرې ګڼړې وی نو لکه یو ټینټ کبنې خو خالی سامان نه راځی د کور هغه مطلب دے کاغذونه یا بسترې، نو دا ټینټونه، پی ډی ایم اے والا ته ما ټیلیفون هم کړے وو، بیا یو لائیو پروګرام مو کتلو چې ټینټونه کم از کم یو کور چې هغه Fully damaged دے، هغې ته کم از کم، کم از کم پینځه شپږ ټینټه ملاؤ وے ځکه چې دا خو خویندې وروڼه، مور او پلار دومره خلق په یو ټینټ کبنې نشی اوسیدې، دوئ یو ټینټ ورکړے دے او دویم جی دوئ یو مسلمانئ کار نه لرې تلی دی، هغه جماتونه ئے پکبنې بالکل نه دی اخستی، نو جماتونه پکبنې Add کړئ، جمات پکبنې مونږ وایو چې جماتونه جی پکبنې ډیر جماتونه خراب شوی دی، دا جماتونه پکبنې Add کړئ، جمات پکبنې دوئ نه دے اچولے نو داسې نه وی چې بیا زلزله راشی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جماتونه خو غنی دی کنه۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: غنی دی خو، صحیح ده جی، عنایت اللہ صاحب به خبره اوکړی۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ اگر پانچ منٹ میں بات کرلیں تو پھر آپ کے بعد عنایت صاحب۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر! زما یو ضروری خبره ده جی چې۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز آپ بیٹھ جائیں جی۔ یہ نلوٹھا صاحب! آپ۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں سر! پانچ منٹ بھی نہیں لوں گا،اس سے بھی کم ٹائم لوں گا۔

جناب سپیکر: جی جی،اذان ہو جائے گی، پھر اس کے بعد میں چاہتا ہوں کہ عنایت صاحب بات کر لیں،آپ پانچ منٹ میں کر لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ کی بڑی مہربانی،آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے اور ساتھ ہی۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں بہت آپ کا مشکور ہوں کہ آپ مجھے بڑی عزت دیتے ہیں اور مجھے آپ نے ایک دفعہ پہلے بھی کہا اور آج پھر کہا ہے کہ آپ وفاقی حکومت کی طرف سے وہ معلومات حاصل کر لیں اور اس کے بعد، چونکہ جناب سپیکر صاحب! میں ممبر صوبائی اسمبلی ہوں،اگلی دفعہ اگر مجھے پارٹی نے ٹکٹ دیا تو میں مرکز میں الیکشن لڑوں گا اور اور پھر ادھر جا کر نمائندگی کروں گا۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس حوالے سے جو ایک آفت 26 اکتوبر کو جس سے بہت زیادہ صوبہ خیبر پختونخوا متاثر ہوا ہے اور اس میں تمام ڈویژن لیکن ہزارہ ڈویژن بھی اس میں متاثر ہوا۔ جناب سپیکر صاحب، بہت اچھی بات جو ہوئی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کو جو نہی پتہ لگا،انہوں نے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے ساتھ ٹیلیفون پہ بات کی اور ساتھ ہی ساتھ دونوں حکومتوں نے، مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت نے ملکر اس آفت سے نمٹنے کا ارادہ کیا اور اس میں جتنے لوگ متاثر ہوئے، ان کو دونوں حکومتوں نے ملکر امداد پہنچانے کا جو عندیہ دیا، وہ بہت اچھا ہے اور یقیناً ایسے واقعات کے اوپر ہمیں پوائنٹ سکورنگ بھی تمام سیاسی جماعتوں کو اور بالخصوص جو ذمہ دار جس طرح مرکزی حکومت میں پاکستان مسلم لیگ نون اور خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف ہے تو انہیں ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے۔ یقیناً اس زلزلے سے بہت زیادہ نقصان ہوا، ہمارے بہت سے بھائی لوگ بے گھر ہوئے گھروں سے اور حکومت نے جو معاوضے کا فیصلہ کیا تو میں جناب سپیکر صاحب! تقریر لمبی نہیں کروں گا۔ جس طرح سردار حسین بابک صاحب، جعفر شاہ صاحب اور تمام ممبران صاحبان نے بات کی ہے، یقیناً جو Fully damage مکان ہوئے ہیں، ان کیلئے دولاکھ روپیہ اور

Partial جو جزوی نقصان ہوا ہے، اس کیلئے ایک لاکھ روپیہ جناب سپیکر صاحب! یہ بہت کم ہے۔ یہ عاطف صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ جانتے ہیں کسی سکول میں کوئی ایڈیشنل کمرہ بنتا تھا پہلے تو وہ 17 لاکھ 18 لاکھ روپے میں بنتا تھا، ابھی انہوں نے کمیونٹی کو Involve کیا ہے تو اب بھی چھ سے آٹھ لاکھ روپے میں ایک کمرہ بن رہا ہے تو مکان کس طریقے سے جناب سپیکر صاحب! دو لاکھ روپے میں کوئی بنائے گا؟ تو مہربانی کر کے اس کا معاوضہ کم از کم آٹھ لاکھ روپے رکھا جائے اور جو جزوی مکانوں کو نقصان پہنچا ہے، ان کیلئے تین لاکھ روپیہ معاوضہ رکھا جائے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، جو ابھی سلیم خان صاحب نے کی ہے جس طرح سروے کیا گیا ہے، لوگ اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ چونکہ جو آرمی کی ٹیمیں اور عوامی نمائندے اور جس طرح حکومتی ذمہ دار لوگ گئے ہیں، وہ کسی یوسی میں دو گھنٹے یا تین گھنٹے یا چار گھنٹے یا ایک دن بھی انہوں نے نہیں لگایا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ مکان جتنے گرے ہیں، غریب لوگوں کے گرے ہیں، غریب لوگوں کے مکان کچے ہوتے ہیں اور عموماً وہ زلزلے میں گر جاتے ہیں، نہ وہ پٹواری کے پاس آ سکتے ہیں، نہ وہ ڈی سی صاحب کے پاس جا سکتے ہیں اور عوامی نمائندوں کے پاس بھی جانا ان کیلئے مشکل ہوتا ہے، تو میں یہ حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ دوبارہ اس ٹائم کو بڑھایا جائے اور پوری یونین کونسل ایک ایک ڈسٹرکٹ کے ایک ایک گھر میں جا کر سروے کیا جائے، قطعاً جو لوگ اس کے مستحق نہیں ہیں، انہیں کوئی مدد نہ دی جائے، نہ ہم ان کی سفارش کرتے ہیں لیکن جو لوگ رہ گئے ہیں اور مستحق ہیں، ان تک یہ امداد پہنچنی چاہیئے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، بدقسمتی سے اس 26 اکتوبر کے زلزلے سے پہلے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے اندر ایک زلزلہ آیا تھا دو تین چار مہینے پہلے، اس وقت تک جو لوگ اس میں فوت ہوئے تھے یا زخمی ہوئے تھے، انہیں کوئی امداد نہیں دی گئی ہے، تو میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ ابھی حکومت کی طرف سے اس کو نوٹ کر لیا جائے تاکہ اس زلزلے میں جو لوگ مرے ہیں، ان کو بھی امداد ملنی چاہیئے اور اس میں جناب سپیکر صاحب! سکولز بھی تباہ ہوئے ہیں اور میرے علاقے میں چار ڈسپنسریاں گری ہیں جو بری طرح ان کی بلڈنگز، منسٹر صاحب ابھی اٹھ گئے ہیں شاید، چار ڈسپنسریوں کی جو بلڈنگز تھیں، وہ گر گئی ہیں تو وہاں پہ کوئی ابھی نزدیک ترین صحت کے حوالے سے کوئی سہولت پہنچانے کیلئے کوئی بندوبست نہیں ہے تو ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے تاکہ ان کی دوبارہ مرمت ہو اور ایک میں نے پرسوں بھی بات کی تھی، میں آپ کا شکریہ

ادا کرتا ہوں کہ میرے علاقے میں حویلیاں میں ایک پونا کے مقام پر لینڈ سلائیڈ نگ آئی ہے جس سے چالیس سے پچاس گاؤں کی رابطہ سڑک، رابطہ سڑک، تقریباً سات آٹھ سو میٹر مکمل طور پر وہ بہہ گئی ہے، Damage ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ جو گھر متاثر ہوئے ہیں، ان کیلئے ٹینٹس اور دوسری چیزیں تو پہنچ گئی ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، ایک پورا گاؤں ابھی بھی اس خطرے کی لپیٹ میں ہے، اگر دوبارہ زلزلے کا کوئی جھٹکا جس طرح یہ کل رات کو آیا یا بارش اگر زیادہ ہوئی تو دو ڈھائی سو مکانات جو ہیں ان کو خطرہ ہے، کسی بھی وقت وہ اس سلائیڈ نگ میں بہہ سکتے ہیں اور میں نے جب بات کی تھی تو آپ موجود تھے، آپ نے مشتاق غنی صاحب سے کہا تھا جو وزیر اطلاعات ہیں کہ اس حوالے سے آپ جواب دیں، انہوں نے کہا تھا کہ ہیوی مشینری وہاں پہ پہنچ گئی ہے اور پی ڈی ایم اے نے Statement بھی جاری کی تھی پریس میں، جناب سپیکر صاحب! اس وقت تک وہاں پہ مشینری نہیں، مشینری نے کوئی کام شروع نہیں کیا، کبھی سی اینڈ ڈبلیو والے کہتے ہیں یہ سروے اس روڈ کا نیسپاک والے کریں گے، نیسپاک والے کہتے ہیں کہ سی اینڈ ڈبلیو والے کریں گے تو یہ ایک دوسرے کے اوپر۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ اس کے بعد آپ مجھ سے مل لیں، میں خود کمشنر صاحب سے بات کرتا ہوں اور آپ کے سامنے اس کے ساتھ بات کرتے ہیں کہ کیا؟ کیونکہ ایک Commitment ہوئی تھی تو آپ آجائیں میرے پاس، اس میں تو کمشنر صاحب سے بات کریں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے سر۔ اور میں حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس حالت میں اداروں کو سختی سے تاکید کی جائے تاکہ وہ لوگوں کو ریلیف پہنچائیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہم کوئی بات کر لیتے ہیں اور جب وہاں تک امداد نہیں پہنچتی ہے تو لوگ مزید مایوس ہوتے ہیں اور اس سے اس وقت اداروں کو صحیح کام، دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب! میری معلومات کے مطابق پی ڈی ایم اے میں ریلیف ڈائریکٹر کا عہدہ خالی ہے اسی حالت میں، تو اس کے اوپر بھی حکومت کو نوٹس لینا چاہیئے۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ ہم بحث کو Continue رکھیں گے، اس کو وائنڈ اپ نہیں کرتے تو پھر آپ پوائنٹس شاہ فرمان خان! نوٹ کرلیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میرے خیال میں آج میں کوشش کروں گا کہ جو نکات آج اٹھائے گئے ہیں، میں اس پر Respond کروں اور جو حکومت نے اقدامات اٹھائے ہیں، ان کا ذکر کروں اور آپ جمعے تک اس کو Continue رکھیں گے تو ہماری طرف سے شاہ فرمان صاحب اس روز Notes لیں گے اور جو باقی لوگوں کے پوائنٹس تھے، اس پہ وہ Respond کریں گے اور جو مجھ سے رہ گیا، اس پہ بھی وہ Respond کریں گے۔ آپ کو یاد ہے 26 اکتوبر کو، 26 تاریخ کو زلزلہ آیا تھا اور زلزلے کے بعد بڑی Quickly صوبائی حکومت نے Respond کیا۔ میں پرائم منسٹر صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں اپنا دورہ مختصر کرکے وہ اگلے روز شانگلہ پہنچے اور چیف منسٹر صاحب بھی سوات اور لوئر دیر پہنچ گئے۔ میں خود اپر دیر گیا، مظفر سید صاحب گئے اپنے حلقے میں، ہم نے اپنے وزراء کی بھی ذمہ داریاں لگائیں اور میں چیف منسٹر اور پرائم منسٹر کا مشکور ہوں کہ پہلی مرتبہ وہ دونوں جو سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع ہیں، کوہستان ہے، شانگلہ ہے، سوات، لوئر دیر، اپر دیر، چترال، جتنے بھی بڑے متاثرہ اضلاع تھے اور اس Calamity میں Worst hit تھے تو وہ دونوں وہاں پہنچ گئے اور میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت نے بڑی ہم آہنگی کا اور Unanimity مظاہرہ کیا اور ایک دوسرے کے ساتھ Coordinate کرکے Respond کیا۔ یہ جو دو لاکھ کا معاوضہ طے ہوا، یہ یہاں کور ہیڈ کوارٹر کے اندر پرائم منسٹر اور چیف منسٹر کے درمیاں میٹنگ کے اندر طے ہوا اور اس میں چھ لاکھ جو شہید ہوئے تھے، ان کیلئے، Grievously injured کیلئے دو لاکھ، جو Partially مطلب کچھ تھوڑے کم زخمی ہوئے، ان کیلئے ایک لاکھ اور یہ جو Partially damaged گھروں کیلئے ایک لاکھ کا فیصلہ ہوا، یہ تیمر گرہ کے اندر جب جی او سی کی طرف سے وہاں وزیر اعظم صاحب کو بریفنگ دی گئی، اس بریفنگ کے اندر میں موجود تھا اور انہوں نے Slabs بنائے، چار قسم کے گھروں کیلئے Slabs بنائے کہ ایک Fully damaged گھر تھے، ایک Partially damaged وہ تھے کہ بہت زیادہ Damaged ہوئے تھے، ان کیلئے ایک لاکھ، پھر جو دوسرے نمبر پر Damaged ہوئے ہیں، ان کیلئے پچاس لاکھ اور تیسرے نمبر پر پچیس ہزار روپے تھے، وہ Minor تھے۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! میں آئندہ آٹھ دس منٹ کے اندر اس کو Conclude کروں یا نماز کے بعد اس کو Continue کروں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں چار پانچ منٹ آپ جو جوڑ رہا ہے، وہ دے دیں تاکہ میڈیا کو بھی پتہ چلے اور تھوڑی۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): مجھے ان کو Respond کرنے میں دس منٹ لگیں گے تو تھوڑا یہ مطلب پانچ منٹ میں ممکن نہیں رہے گا۔ میں یہ کہہ رہا تھا، اس میں یہ Decision ہوا، پرائم منسٹر اور چیف منسٹر نے مل کے یہ Decision کیا کہ Partially damaged گھر جو ہیں، وہ چاہے Minor damaged ہوں یا Fully damaged ہوں، ان کو ایک لاکھ ملیں گے۔ یہ دو لاکھ کے اوپر تنقید کی جارہی ہے اور ایک لاکھ کے اوپر تنقید کی جارہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جو 2005 کا اور 2010 کا Experience ہے، اس کو دیکھ کے لوگوں نے یہ کام کیا ہے کیونکہ اب بھی 2005 کے سکولز نہیں بنے ہیں، اب بھی 2005 کی جو بالاکوٹ سٹی ہے، وہ ابھی تک نہیں بن سکی ہے، اسلئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ بجائے یہ لمبے لمبے Plans بنائیں اور اس طرح لوگوں کو انتظار میں رکھیں، لوگوں کو Quick possible relief ملے اور اسلئے دو لاکھ روپے فوری طور پر لوگوں کو ملے ہیں، چھ لاکھ شہداء کو ملے ہیں، اس طرح ایک لاکھ Minor injuries اور دو لاکھ Grievously injured کو ملے ہیں، 225 میں سے 223 شہداء کی Compensation ہوچکی ہے، صرف دو بندے باقی ہیں۔ اس طرح 90 پرسنٹ زخمیوں کی ہوچکی ہے اور کوئی 50 پرسنٹ سے زیادہ یہ گھروں کی ابھی تک ہوچکی ہے، کوئی 80 ہزار کے قریب گھر جو ہیں، 92 ہزار Reported ہیں اور 92 ہزار میں سے 53 ہزار کو Compensation دی جاچکی ہے اور باقی کیلئے آخری Cutoff date جو ہے، یہ 26 نومبر ہے کہ 26 نومبر کو ان کو Compensation دی جائے گی۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ سروے جانبدارانہ کیا گیا ہے، میرے خیال میں سروے کے اندر صوبائی حکومت کا نمائندہ نہیں تھا، سروے کے اندر ویلج کونسل کا Representative تھا، آرمی کا Rep تھا اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا، یعنی ضلعی حکومت کا جو لوکل گورنمنٹ ہے، اس کا Rep تھا اور اس سروے کے اندر آرمی کو

اسلئے رکھا گیا کہ ایک Neutral observer ہو کہ وہ غیر جانبداری سے تصدیق کر سکے۔ میں ریکارڈ پہ لانا چاہوں گا، ثناءاللہ صاحب نے بات کی ہے، ان کی بات، میں موجود تھا، کمشنر صاحب موجود تھے، بریگیڈیئر جو ہمارے بریگیڈ ہیڈ کواٹر کے بریگیڈیئر تھے، وہ موجود تھے، ان کی طرف سے جو کیپٹن صاحب Rep تھے، وہ موجود تھے اور ان کو بتادیا گیا کہ آپ گھروں کے نام بتادیں، آپ لوگوں کے نام بتادیں، میں خود یہ کام کرتا رہا ہوں، میں نے ان کو بتادیا ہے کہ میرے پاس جو Complaints آتی ہیں کہ فلاں گاؤں کے اندر لوگ باقی ہیں تو میں گاؤں کا نام نہیں لکھتا، میں ان کو بتاتا ہوں کہ مجھے اس گاؤں کے اندر، ہر گاؤں کے اندر Limited گھر ہوتے ہیں، اس طرح نہیں ہوتا ہے کہ سارا گاؤں ملیامیٹ ہوتا ہے، میں ان کو بتاتا ہوں کہ مجھے گاؤں کے اندر لوگوں کے نام دے دیں، میں اس کو Forward کرتا ہوں ڈی سی کو DC, please verify، ان کو ہم نے یہ کہا کہ آپ نام دے دیں۔ اب بھی میں ان کو آفر کرتا ہوں، فلور آف دی ہاؤس میں اب بھی ان کو آفر کرتا ہوں کہ مجھے نام دے دیں، لوگوں کے نام مجھے دے دیں، میں ڈی سی کو Forward کرتا ہوں اور میں آدمی سے بات کرتا ہوں اور وہ لوگ ابھی جا کے پھر دوبارہ Reverify کریں گے لیکن آپ نے نام دینا ہوں گے، جنرل سٹیٹمنٹ جو ہے اس سے کچھ بھی نہیں بنے گا، ان کے سامنے ان کو بتادیا گیا لیکن لوگ Fake وہ دے دیتے ہیں۔ ان کو بتادیا گیا ہے کہ آپ کی طرف سے کوئی 100 لوگوں کی لسٹ آئی تھی اور ان 100 سے زیادہ، اس 100 میں سے 50 پرسنٹ جو تھے وہ Fake نکلے، اسلئے اگر آپ نام بتادیں گے تو نام کے بتانے کے نتیجے میں حکومت Quickly اس پہ Respond کرے گی۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں، ہمارے بھائی ہیں، ہم آپ کے پاس آئیں گے اور آپ سے بات کریں گے لیکن مظاہروں سے یہ کام نہیں ہوگا، یہ کام اگر آپ اپنے لوگوں کو ریلیف دینا چاہتے ہیں، آپ کے اگر لوگ رہ گئے ہیں تو ان لوگوں کے نام مجھے دے دیں، ان کے نام ڈی سی کو دے دیں، کمشنر کو دے دیں، I am ready to compensate۔ یہ جو آپ نے فگرز بتادیئے ہیں، یہ بھی غلط ہیں، تین ہزار چار سو ٹینٹس، کیونکہ آپ نے 12 ہزار گھر بتادیئے، 12 ہزار ٹوٹل Damaged houses ہیں جن میں Partially damaged تین ہزار سے اوپر ہیں اور تین ہزار چار سو ٹینٹس جو ہیں، وہ اپر دیر کے اندر اسلئے تقسیم کئے گئے کہ ٹینٹس صرف Fully damaged گھر والوں کو ملنے تھے، یہ

ایک ٹوکن امداد تھی، یہ جو ریلیف آئٹم ہم دے رہے ہیں، یہ ٹوکن امداد تھی، ہمارے لوگ Beggar نہیں، ان کے گھروں کے اندر سٹاک موجود ہے، وہ اگر غریب بھی ہیں تو ان کی گھروں کے اندر سٹاکس موجود ہوتے ہیں اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، اور ڈی سی اگلے (دن) چلے گئے تھے تو لوگوں نے اپنے گھر بنانا شروع کئے تھے، اگر ہم لمبے لمبے Plans بنائیں گے تو لوگ ہمارا انتظار نہیں کریں گے، یہ حکومت نے بڑا واضح Decision کر دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ حکومت کو داد دینی چاہیئے کہ حکومت نے ایک مہینے کے اندر اندر یعنی 26 تاریخ کو Compensation کا پراسیس اس طرح مکمل نہیں ہو گا کہ جو ابھی تک Reported گھر ہیں، ان Reported گھروں کو 26 تاریخ تک امداد پہنچ جائے گی۔ مجھے بتا دیا جائے کہ پاکستان کے اندر گزشتہ دس پندرہ سالوں کے اندر Calamities آئیں نیچرل اور Main main calamities آئیں، کس Calamity کے اندر مہینے کے اندر اندر Assessments بھی ہوئی ہیں اور Compensation بھی طے ہوئی ہے؟ میں آپ کو ایشورنس دلانا چاہتا ہوں کہ یہ Close نہیں ہے، ہم اس کو Open handed بھی نہیں رکھنا چاہتے ہیں لیکن ہم Grievance redressal کیلئے کمیٹیاں بنانا چاہتے ہیں، میں آپ کو ایشورنس دیتا ہوں کہ Grievance redressal کیلئے ہماری کمیٹیاں موجود ہیں، ڈپٹی کمشنر موجود ہے، کمشنر موجود ہے، ریلیف سیکرٹری موجود ہے، 26 کے بعد بھی ہم اس قسم Grievance redressal کمیٹیاں رکھیں گے، اس کو Hundred percent close نہیں کریں گے، اسلئے آپ کو یہ پریشانی نہیں ہونی چاہیئے کہ 26 کے بعد اگر Compensation کا سلسلہ بند ہو جائے گا تو جو لوگ Deserving ہیں، ان کو نقصان پہنچے گا، 26 کے بعد ان شاء اللہ ہم Grievance redressal کیلئے کوئی Opening رکھیں گے، سپیکر صاحب! ڈسٹرکٹس کے اندر District Disaster Management Cell موجود ہے، ڈی سی کے Under کام کر رہا ہے۔ میں ایک بات آخر میں کر کے اس کو Conclude کرنا چاہتا ہوں کہ این جی اوز کی بات ہوئی ہے، بیرونی امداد کی بات ہوئی ہے، صرف ریلیف میں یہ ایک فیصلہ ہوا ہے کہ یہ جو بیرونی ایجنسیاں ہیں، ان کو Involve نہیں کیا جائے گا لیکن اس کے باوجود خیبر پختونخوا کے اندر پی ڈی ایم اے نے کوئی 19 این جی اوز کو ابھی تک این او سیز دی ہیں، این او سی فیڈرل گورنمنٹ اور آرمی دیتی ہے لیکن پروانشل گورنمنٹ نے محنت کر کے کوئی

19 این جی اوز کو ابھی تک این او سیز دی ہیں۔ جو ہمارے ڈونرز حضرات ہیں، ان سے بات ہوئی ہے، ان کو ہم ری کنسٹرکشن کے اندر Involve کریں گے لیکن ہم نے ریلیف خود کر کے میرے خیال میں ایک اچھی مثال قائم کی ہے، ایک خودداری کا مظاہرہ کیا ہے، پہلی مرتبہ ایک میسج بھیجا ہے کہ ہم ریلیف کے اندر خود اپنا کام خود کر سکتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کو Appreciate کرنا چاہیئے، اس پہ حکومت کو Condemn نہیں کرنا چاہیئے، اس پہ حکومت کو نمبرز دینے چاہئیں، کریڈٹ دینا چاہیئے۔ حکومت ری کنسٹرکشن کے اندر بین الاقوامی اداروں کو Involve کرے گی، اپیل جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے Calamities کے اندر، وہ پراونشل گورنمنٹ نہیں کرتی ہے، پراونشل گورنمنٹ کی ڈونرز ایجنسیز کے ساتھ باتیں ہو رہی ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ہم اپنے لیول پر ان کو ری کنسٹرکشن کے اندر Involve کریں گے۔ جو سکولز گر گئے ہیں، ہسپتال گر گئے ہیں، سرکاری بلڈنگز گر گئیں، ان شاء اللہ ان کیلئے ری کنسٹرکشن میں ہم ان کو Involve کریں گے لیکن یہ پہلی جو ہماری Priority ہے، وہ ریلیف آپریشن ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ریلیف آپریشن 26 نومبر کو پہلا فیز مکمل ہو جائے گا، باقی Grievance redressal ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس کیلئے کمیٹیاں بنائیں گے اور جہاں جہاں بھی خامیاں رہتی ہیں، میں Personally assurance دیتا ہوں تمام ممبران کو، اور نلوٹھا صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے لینڈ سلائیڈنگ کی بات کی ہے، اس پر میری انفارمیشن بھی یہی ہے کہ وہاں مشینری پہنچ چکی ہے لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سلائیڈنگ اتنی بڑی ہوئی ہے کہ وہ اس مشینری کے بس کا کام نہیں ہے اور ٹنل یا Alternate road کی ضرورت ہے، ظاہر ہے، وہ چیز پوری طور پر نہیں ہو سکتی ہے۔ جس طرح آپ نے اس کو ایشورنس دی ہے، اس طرح میں ان کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ میں سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو سے خود بات کر کے یہ یقینی بنائیں گے کہ اس لینڈ سلائیڈنگ کا Quickly کوئی حل نکالا جائے اور جناب سپیکر صاحب، آپ اس کو Continue رکھیں گے، ظاہر ہے بہت سے پوائنٹس ایسے تھے جو کم وقت میں Cover میں نہیں کر سکا لیکن یہ تاریخ کا Quickest possible ریلیف آپریشن ہے جس میں چھ سات دنوں کے اندر اندر Assessment ہو گئی اور وہ بھی صوبائی حکومت نے، ایم پی ایز اور ایم این ایز نے اس میں کوئی مداخلت نہیں کی ہے۔ اس میں آرمی کا Rep موجود تھا کہ جو ہمارے Under نہیں ہے اور انہوں نے خود اس کی Verification کی ہے اور

Within a month ریلیف آپریشن جو ہے، اس کا Major portion ان شاءاللہ تعالیٰ 26 تاریخ کو مکمل ہو جائے گا، باقی بہت بڑی تباہی ہے، یہ سلسلہ آگے چلتا رہے گا، Rehabilitation، ری کنسٹرکشن اور لوگوں کی ریلیف کا سلسلہ 26 سے Onward بھی چلتا رہے گا۔ میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon of Friday, 27th November, 2015. Thank you.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 27 نومبر 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)